اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

ہفتہ میں چار بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

The ALFAZL QADIAN

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہندوستان ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۹۲	مورخہ ۶ مئی سنہ ۱۹۳۰ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۶ ذوالحجہ سنہ ۱۳۴۸ھ	جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

یکم مئی رات کی ٹرین سے جناب نواب میجر سر محمد اکبر خاں صاحب چیف آف ہوتی مردان ضلع پشاور۔ قادیان تشریف لائے۔ ۲ر مئی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی حضور نے دعوت طعام دی جس میں بعض اور اصحاب بھی مدعو تھے۔ نواب صاحب نے بعض مذہبی اور سیاسی مسائل پر حضور سے گفتگو کی۔

یکم اور ۲ مئی گورداسپور بلوہ کا مقدمہ پیش ہوا۔ اگلی پیشی ۹ مئی مقرر ہوئی۔

۳۰۔ اپریل بروز بدھ عید الاضحیٰ کا چاند دیکھا گیا۔ اس حساب سے عید ہفتہ کے دن ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۲۔ مئی علامہ قاضی امیر حسین صاحب محدث کی لڑکی بشریٰ بیگم کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خواجہ علی صاحب سے ایک ہزار روپے مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کیلئے مبارک کرے۔

مصائب کے دور ہونے اور مصائب میں مبتلا احباب کے لئے دعائیں کی جائیں

۲۔ مئی سنہ ۱۹۳۰ء خطبہ جمعہ کے ابتدائی حصہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پیشتر اس کے کہ میں اس مضمون کو شروع کروں۔ جو آج کے خطبہ کے لئے میں نے ضروری سمجھا ہے۔ میں اپنی جماعت کے دوستوں کو خصوصیت سے اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ان دنوں جبکہ انہوں نے روزے رکھنے شروع کئے ہیں۔ اور ہم میں خدا کے فضل سے اس انتظام کے ماتحت جو میں نے تجویز کیا ہے۔ کہ تیس یا چالیس روز تک ہر پیر کو روزہ رکھا جائے۔ ہزاروں آدمی روزے رکھ رہے ہیں۔ اور امید ہے جتنے لوگ روزہ رکھ سکیں گے۔ آئندہ بھی رکھیں گے۔ وہ خاص طور پر دعائیں بھی کریں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنا فضل نازل کرے۔ اور جو مشکلات ہمارے رستہ میں حائل ہیں۔ انہیں دور کر دے۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور غیرتیں ہماری قدرتوں اور غیرتوں سے بڑھ کر ہیں۔ اور اس کی نگاہ انتخاب ہماری نگاہ انتخاب سے زیادہ حقیقی اور درست ہے۔ اس لئے جو فیصلہ وہ

کرے گا۔ وہی بہترین ہوگا۔ پھر خصوصیت سے ان دوستوں کے لئے دُعا کرنی چاہیئے۔ جو کہ ان فتن میں کسی نہ کسی وجہ سے مبتلا ہیں۔ اور مختلف قسم کی تکالیف میں سے گذر رہے ہیں۔ بعض پر مقدمات دائر ہیں۔ بعض مختلف مقامات پر مشکلات اور تکالیف میں سے گذر رہے ہیں۔ ایک مقدمہ تو آج (۶ مئی) عدالت میں پیش ہی ہے قانون اس کے متعلق اجازت نہیں دیتا۔ کہ ہم کچھ کہیں مگر وہ واقعات چونکہ ہمارے سامنے ہوئے ہیں۔ اور ہماری آنکھوں نے دیکھے ہیں۔ اس لئے اس بارے میں ہمارے دل تسلی یافتہ ہیں۔ ہم نہیں جانتے۔ عدالت اس مقدمہ میں کیا فیصلہ کرے گی۔ مگر وہ واقعات چونکہ ہماری آنکھوں نے دیکھے ہیں۔ اس لئے فیصلہ خواہ کچھ ہو۔ اس کا ہم پر کچھ اثر نہیں ہو سکتا۔ اگر عدالت ان واقعات کی تصدیق کرے۔ تو اس سے ہمارے علم میں کوئی زیادتی نہ ہوگی اور اگر ان کا انکار کر دے۔ تو اس سے کوئی کمی نہ ہو جائے گی۔ اور سچ بولنے پر اگر کوئی سزا ہو جاتی ہے۔ تو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہو سکتی۔ پہلے انبیاء کی جماعتیں صداقت کے لئے خوشی سے جانیں دیتی رہی ہیں۔ اگر ہماری جماعت کے چند لوگوں کو صداقت پر ہوتے ہوئے سزا ہو جائے۔ تو مومن کے لئے یہ عزت کی بات ہے نہ کہ رنج و غم کی۔ دوسرے لوگوں کے ہاں موتیں ہوتی ہیں۔ تو وہ روتے پیٹتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ اپنی راہ میں مرنے والوں کے متعلق فرماتا ہے جاؤ۔ انہیں بشارت دے دو۔ کہ انہیں خدا کا فضل حاصل ہوگیا۔ پس مصائب مومن کیلئے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ مگر کسی بلا کو خود طلب کرنا نہیں چاہیئے۔ میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ان اصحاب کے لئے جو مختلف مصائب میں مبتلا ہیں۔ دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان پر اپنا فضل نازل فرمائے ؛؛

اخبار "الفضل" مُفت جاری کیا جائیگا

ہم ایک محدود تعداد میں "الفضل" ایسی مساجد اور لائبریریوں کے پتہ پر ایک سال کے لئے مفت جاری کرنا چاہتے ہیں جہاں اکثر اصحاب کے مطالعہ میں آ سکے۔ احباب براہ مہربانی بہت جلد ایسے پتے ایڈیٹر "الفضل" کے پاس تفصیلی حالات کے ساتھ بھیج دیں۔ تاکہ اخبار جاری کرنے کے متعلق غور کیا جا سکے ؛؛

قاضی محمد علی صاحب بٹالہ سے گورداسپور

معلوم ہوا ہے۔ کہ قاضی محمد علی صاحب کو ۲ مئی بٹالہ سے گورداسپور لے جایا گیا ہے۔ پولیس نے ابھی تک چالان عدالت میں پیش نہیں کیا ؛؛

مستریوں سے متعلق مقدمہ بلوہ کی کارروائی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رپورٹر "الفضل" کے قلم سے

۳ مئی وکیل صفائی کی جرح پر عبدالرحمٰن مضروب نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ میں اس ترکھان کو جانتا ہوں۔ مگر نام نہیں جانتا تھا پہچان سکتا ہوں پولیس کو میں نے اس کا نام کبھی نہیں بتایا۔ نام اس کا مجھے آتا نہ تھا۔ میں تھانہ قادیان میں ۲ یا ۳ گھنٹے تک رہا تھا۔ سب انسپکٹر صاحب میرے مقدمہ کی تفتیش کرتے رہے۔ میں تھانہ میں موجود تھا۔ مجھے علم نہیں۔ کہ میری موجودگی میں جمن اور فیض اللہ کا بیان لکھا گیا تھا۔ مجھے علم نہیں۔ کہ کار خاص کے سپاہی کا بیان تھانہ دار نے کب لکھا تھا۔ فیض اللہ اور جمن میری موجودگی میں تھانہ میں آئے۔ مجھے علم نہیں۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ فیض اللہ اور جمن کو میں نے تھانہ میں دیکھا۔ یا کہ نہیں۔ فضل کریم مہر دین کو اس دن میں نے تھانہ میں دیکھا تھا۔ محمد زاہد اور عبدالکریم کو نہیں دیکھا تھا۔ تھانہ میں۔ محمد اسحاق کو نہیں جانتا۔ محمد زاہد اور عبدالکریم اس روز قادیان میں موجود نہ تھے۔ مجھے علم نہیں۔ کہ میری رپورٹ میرے تھانہ میں جانے کے کتنا عرصہ بعد لکھی گئی۔ میرے تھانہ میں پہنچنے کے ایک گھنٹہ بعد میرے دستخط کرائے گئے تھے۔ کیونکہ تھانہ دار اور کام میں مصروف تھے۔ میری رپورٹ پر دستخط کر لئے تھے۔ یاد نہیں مجھے پڑھ کر سنائی گئی تھی۔ یا نہیں جب دستخط میرے کرائے گئے۔ میں نے خود پڑھی تھی مجھے علم نہیں۔ کہ کس کس گواہ کا بیان تھانہ دار نے لکھا تھا ؛

مباہلہ کا پرچہ میرا شائع کردہ ہے۔ میں اس کا ایڈیٹر ہوں۔ جنوری و فروری سنہ ۱۹۳۰ء کا پرچہ D-A جواب مجھے عدالت میں دکھایا گیا ہے۔ میں ہی اس کا پبلشر بھی ہوں اس کے صفحات ۱۶ پورے ہیں۔ یہی سولہ صفحات اس پرچہ میں شائع کئے گئے تھے۔ اس پرچہ کے ساتھ علیحدہ ایک ضمیمہ بھی تھا۔ جو اس پرچہ میں ڈال کر خریداروں کو بھیجا گیا تھا جس کے صفحات ۱۳ و ۱۴ درج ہیں۔ یہ وہی ضمیمہ ہے جواب مجھے عدالت کے روبرو دکھایا گیا ہے ؛؛

یہ پرچہ مباہلہ پریس امرتسر میں چھپوایا گیا۔ جس مشین میں اخبار مباہلہ چھپایا گیا محمد زاہد اور فضل کریم نے کرایہ پر لی تھی۔ میں نہیں جانتا۔ کہ فیض اللہ فضل کریم۔ عبدالکریم اور محمد زاہد کا نوکر ہے۔ روشن جمن کا بھائی ہے روشن فضل کریم۔ عبدالکریم۔ محمد زاہد کا نوکر ہے۔ فضل کریم۔ عبدالکریم محمد زاہد اکٹھے رہتے ہیں۔ ان کا کاروبار اکٹھا ہے۔ دفتر اخبار مباہلہ اس عمارت میں ہے جہاں مشین سیویوں کا کارخانہ ہے۔ اور وہ بھی فضل کریم عبدالکریم محمد زاہد کا مکان ہے۔ اخبار مباہلہ جنوری۔ فروری میں جو مضامین درج ہیں جن پر کسی خاص آدمی کا نام درج نہیں۔ وہ عبدالکریم کے لکھے ہوئے نہیں۔ بلکہ میرے لکھے ہوئے ہیں۔ اور یہ ضمیمہ بھی میرا لکھا ہوا ہے۔ ان کے مسودے بھی میرے ہی لکھے ہوئے ہیں۔ مسودات میری قلم کے لکھے ہوئے ہیں۔ وہ مسودات ہمارے قبضہ میں نہیں ہیں۔ کچھ احمدی لوٹ کر لے گئے ہیں۔ کچھ پولیس لوٹ کر لے گئی ہے۔ اور کچھ جل گئے ہیں۔

میں نقشہ کو سمجھ نہیں سکتا۔ جس موقعہ سے مجھے دیکھا گیا۔ اور میں بھاگا تھا۔ محراب سے وہ جگہ جہاں سے میں بھاگا ۵ سے ۱۰ فٹ دور ہوگی۔ یہ پرچہ واقعہ حملہ سے دس بارہ روز پہلے شائع کیا گیا تھا۔ میں نہیں بتا سکتا۔ کہ ڈاکخانہ میں بیرونجات کے لئے کس تاریخ پوسٹ کئے گئے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ واقعہ کے دن قادیان میں فروخت ہوئے تھے۔ یا نہیں۔ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ شائع ہونے کے کتنے دن بعد قادیان میں فروخت کیا گیا تھا۔ قادیان میں کوئی مستقل خریدار نہیں۔ اس پرچہ کو ڈاکخانہ میں پوسٹ کرنے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں۔ پھر کہا۔ کہ پوسٹ کرنے کی تاریخ مقرر ہے۔ مگر مجھے یاد نہیں تب ۲۶ کو اس پرچہ کی تاریخ پوسٹنگ مقرر تھی۔ یا نہیں مجھے یاد نہیں۔ میں گلی میں سے دیکھ نہیں سکتا تھا۔ کہ لوگوں کے منہ خطبہ کے وقت کس طرف کو تھے۔ امام نماز کے وقت عموماً محراب میں کھڑا ہوتا ہے وعظ کے وقت وہ ممبر پر ہوتا ہے۔ جدھر چاہے منہ کر سکتا ہے۔ لڑائی کے موقعہ کی دوکانات جمعہ کی وجہ سے بند تھیں ؛

پولیس رپورٹ لکھنے میں غلطی ہے۔ میں نے عبداللہ کے ہاتھ میں پہلے بھی ڈانگ لکھائی تھی۔ مجھے معلوم نہیں۔ کیوں غلطی کی گئی ہے۔ اول رپورٹ میں سید ولد غلام غوث کے ہاتھ میں ڈانگ لکھائی تھی۔ وہ ٹھیک ہے۔ کل کے بیان میں لکھایا۔ کہ وہ خالی ہاتھ تھا۔ کل کا بیان غلط ہے۔ غلطی ہوئی۔ بھول گیا۔ کل مجھے یاد نہیں رہا تھا۔ چاروں کے سوا کسی اور کے ہاتھ میں ڈانگ نہ تھی۔ ابتدائی رپورٹ میں جو لکھایا تھا کہ ترکھان نے میرے پاؤں پر مارا۔ وہ ٹھیک ہے۔ بائیں پاؤں پر مارا تھا گٹے پر مارا تھا۔ اس ترکھان نے کئی جگہ پر مارا ہوگا مجھے سب کا علم نہیں۔ میں بے ہوش نہ تھا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ اس ترکھان نے اور چوٹ کہاں لگائی تھی۔ ترکھان کی ضرب پہلی ضرب تھی۔ اس سے میں گر گیا تھا۔ تمام مار رہے تھے عبدالاحد نے میرے سر پر مارا سوٹی سے۔ ضربات کی تعداد نہیں بتا سکتا۔ کئی جگہ مار رہا تھا۔ مجھے تفصیل یاد نہیں۔ میں نہیں بتا سکتا۔ کہ ۵ ضربات لگائی تھیں یا ۵۰ کسی کے متعلق بھی علم نہیں۔ کہ کس کس نے کتنی ضربات لگائیں۔ اور کس نے کس حصہ پر ضرب لگائی۔ سر اور [illegible] کی دو ضربات کے سوا کسی کا علم نہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کس کس نے کس کس حصہ پر مارا تھا۔ عبداللہ خاں۔ ڈاکٹر حشمت اللہ۔ سید احمد۔ مولوی محمد یار کا کچھ پتہ نہیں۔ کہ انہوں نے کہاں کہاں مارا تھا۔ بوٹا نے گلا دبایا تھا پھر مجھے علم نہیں۔ کہ کہاں کہاں مارا۔ جو گلا دبا سکتا ہے۔ وہ مار بھی سکتا ہے۔ مجھے علم نہیں میں گرا ہوا تھا۔ یا کھڑا تھا۔ جبکہ کار خاص کا آدمی مجھے ملزمین کے ہاتھوں سے چھڑا رہا تھا۔ اور دُہائی دے رہا تھا۔ میں نے اسے اس وقت دیکھا تھا۔ میں نے جمن اور فیض اللہ گواہان کو سامنے سے بازار کو آتے ہوئے دیکھا تھا جبکہ ابھی مجھ پر حملہ نہیں ہوا تھا۔ دس بارہ فٹ کے فاصلہ پر تھے۔ میں بازار سے اپنے مکان کی طرف جا رہا تھا۔ اس بازار کا نام بڑا بازار ہے۔ جمن اور فیض اللہ بڑے بازار کو آ رہے تھے۔ ان دونوں نے مجھے ملزمین سے چھڑایا یا کہ نہیں۔ مجھے علم نہیں۔ مجھے پتہ نہیں۔ کہ مار کے بعد وہ وہاں موجود تھے۔ یا کہ نہیں۔ میں تھانہ اکیلا گیا تھا۔ جمن اور فیض اللہ ساتھ نہ تھے ۴۴

۴۴ نمبر جرح از پولیس۔ وزیر محمد اس ترکھان کا نام ہے۔ جو اس مارپیٹ میں شریک تھا۔ اور وہ کمرہ عدالت میں موجود ہے۔ جسے میں شناخت کرتا ہوں۔ محراب الماری کی ۵۔۷ فٹ کا فاصلہ ہوگا۔ وہ ایک ہی دیوار میں ہیں۔ بازار سے [illegible] محراب میں سے نہیں جا سکتی ؛؛ اس کے بعد دوسرے گواہوں کے بیان ہوئے۔ جو آئندہ درج کئے جائیں گے ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۹۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۶ مئی ۱۹۳۰ء | جلد ۱۷

مسلم قوم کو نقصان پہنچانے کے لئے ظفر علی کی خوفناک چال

دردمندانِ قوم کا اہم فرض

اس وقت چند ایک فتنہ پردازوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک طوفان بے تمیزی اٹھا رکھا ہے۔ اور یہ لوگ جو حق و صداقت کے غلبہ اور اس کے راستہ میں معاندین کی روکاوٹوں اور مخالفتوں کی ناکامی سے ناواقف ہیں۔ جنہیں انبیاء کی قائم کردہ جماعتوں کے حالات کا مطلقاً کوئی علم نہیں۔ اور جو اسلام کی تاریخ سے کوئی واقفیت نہیں رکھتے۔ خیال کر رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے مقدس امام اور دیگر بزرگوں پر اخلاق سوز اور شرمناک حملے کر کے خدا تعالےٰ کی اس قائم کردہ جماعت کو صفحۂ دہر سے مٹا دینگے۔ وہ سمجھ رہے ہیں۔ بائیکاٹ اور قتل کی دھمکیاں یا عافیت تنگ کر دینے کی تخویف جماعت احمدیہ کو منتشر کر دینے کا موجب ہوگی۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے اس نور کو منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اپنے زمانہ کے نبی پر ایمان لانے کی سعادت جن سعید الفطرت لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ ان کے دل و دماغ اللہ تعالےٰ کی معرفت سے منور ہو جاتے ہیں۔ انہیں الہٰی رعایت اور ایمانی بصیرت عطا کی جاتی ہے۔ اور وہ ایقان و اطمینان کے اس بلند مقام پر کھڑے کئے جاتے ہیں۔ کہ شیطان اپنی تمام جست و خیز اور کود پھاند کے باوجود وہاں تک نہیں پہونچ سکتا تمام دجل و فریب ہر قسم کے الزامات و اتہامات۔ تخویف و تہدید کی تمام کوششیں انہیں جادۂ حق اور صراطِ مستقیم سے ایک انچ بھی پرے نہیں ہٹا سکتیں۔ اور دشمنان حق کے تمام ارادے اور منصوبے ان کی ایمانی حالت کو متزلزل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتے؛

ان لوگوں نے اپنی غیر شریفانہ حرکتوں میں مخالفت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور جماعت کو منتشر کرنے کے لئے تمام شیطانی حربے چلائے۔ مگر اپنے ناپاک ارادوں میں انہیں کچھ بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ اور اپنے پیشوا کے ساتھ اخلاص اور عقیدت میں جماعت اور بھی ترقی کر گئی۔ جس کا ادنےٰ سا ثبوت ان کثیر التعداد قراردادوں سے مل سکتا ہے۔ جو حال میں مختلف جماعتوں نے پاس کی ہیں اور ان سے پتہ لگتا ہے۔ کہ مخلصین جماعت کے نزدیک اس واہیات پروپیگنڈا کی کیا حقیقت ہے۔ اگر یہ لوگ کچھ بھی عقل سے کام لیتے۔ تو انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ ان کا مقصد اس قبیح اور غیر شریفانہ حرکت سے جو کچھ تھا۔ اس میں انہیں سخت ناکامی ہوئی ہے۔ وہ یہی چاہتے تھے۔ کہ لوگوں کو جماعت احمدیہ سے برگشتہ کر دیں۔ لیکن کیا انہیں اس میں کچھ بھی کامیابی ہوئی۔ اور کیا وہ کسی ایک بھی سچے مومن اور صاحب بصیرت احمدی کو جماعت سے علیحدہ کرنے میں کامیاب ہو سکے؟ یا کیا ان کی ان کوششوں سے جماعت احمدیہ کی ترقی بند ہو گئی۔ اور نئے لوگ اس میں داخل ہونا رک گئے۔ صرف ابھی گذشتہ جلسہ سالانہ پر چھ سو سے زیادہ اصحاب بیعت کر کے جماعت میں نئے داخل ہوئے۔ جن کی نام بنام فہرست ہم اخبار میں شائع کر چکے ہیں۔ پھر کیا وہ کسی ایک بھی شریف آدمی کو خواہ وہ کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھتا ہو۔ جماعت احمدیہ کے خلاف کھڑا کر سکے۔ بے شک ان کے حامی موجود ہیں۔ اور انہی کے بل بوتے پر وہ اس قدر اچھل کود رہے ہیں۔ لیکن یہ سارے کے سارے ایسے ہی لوگ ہیں۔ جو ہمیشہ احمدیت کے مخالف رہے۔ اور ہمیشہ ضد اور تعصب میں اندھے ہو کر ہر قسم کی شرارت سے کام لیتے رہے۔ ان کے سوا کوئی ایک بھی ایسا شخص تازہ شرارت میں ان کا حامی نہیں۔ جسے احمدیت کے ساتھ حسن عقیدت تھی۔ مگر اب وہ مخالفت پر آمادہ ہو گیا؛

ان حقایق کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان لوگوں کا فرض تھا۔ کہ وہ اس شر انگیزی سے باز آجاتے۔ لیکن جماعت احمدیہ کی عداوت اور حق کی مخالفت نے ان لوگوں کو ایسا اندھا اور از خود رفتہ بنا دیا ہے۔ کہ ان سے انسانیت کی توقع رکھنا بالکل فضول ہے۔ اس لئے ہم انہیں تو مخاطب کرنے کے قابل نہیں سمجھتے۔ لیکن شرفا اور معززین کو توجہ دلائے بغیر نہیں رہ سکتے کہ وہ اس وقت اپنے فرض کو محسوس کریں۔ اور اخلاقی جرأت سے کام لے کر اسلام کے ان مارِ آستینوں کا سر کچل دیں۔ جو مسلمانوں میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکا رہے ہیں۔ ان کا سب سے بڑا حامی اور مددگار ظفر علی ایک ایسا شخص ہے۔ جو اپنی سنہری روپہلی اغراض کی خاطر غریب مسلمانوں کو ابد الآباد تک ہندوؤں کا غلام بنانے کا ٹھیکہ لے کر میدان میں اتر چکا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے وہ اپنے آقایان ولی نعمت کا حق نمک ادا کرتا ہوا ہمرنگ زمین جال مسلمانوں کو پھانسنے کے لئے پھینکتا رہتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں عام طور پر مسلمان اس کی ان فریب کاریوں اور مکاریوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔ لیکن باوجود اس کے اسے معلوم ہے۔ کہ مسلمانوں کا انتشار و افتراق ان کی غربت اور افلاس ان میں قوت عمل کا فقدان اور باہمی خلفشار ہندو قوم کی اس تنظیم۔ قوت عمل۔ اتحاد و اتفاق اور مال و زر کے ہوتے ہوئے جن کے سہارے وہ اچھل کود رہا ہے۔ اسے کچھ نہ کچھ لوگ ضرور مل سکیں گے۔ جو اسی کے رنگ میں رنگین ہو کر اسلام اور مسلمانوں کی جڑیں کاٹنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اس لئے وہ بڑی دیدہ دلیری سے مسلمانوں کے گلے میں ہندوؤں کی غلامی کا طوق ڈالنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن اپنے اس مذموم مقصد کے حصول کی خاطر جماعت احمدیہ کا وجود اس کے لئے سوہانِ روح ہو رہا ہے۔ وہ جماعت احمدیہ کی تنظیم۔ جوش عمل اور جذبۂ قربانی و ایثار سے بخوبی آگاہ ہے۔ اور چونکہ اسے اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ یہ جماعت مسلمانوں کو ہندوؤں کا غلام بنا دینے کے ناپاک منصوبہ کو کبھی جامۂ عمل نہ پہننے دے گی۔ اس کے تمام ارادوں اور منصوبوں کو ناکام کر دے گی۔ اور اس کے تمام دجل و فریب کو پاش پاش کر کے چھوڑیگی اس لئے اس نے جماعت احمدیہ کی توجہ دوسری طرف لگانے کے لئے ان ناپاک حرکات کا ارتکاب شروع کر رکھا ہے۔ تاکہ احمدی اس اندرونی فتنہ کے استیصال میں لگ جائیں۔ اور وہ اپنے ہندو سرپرستوں کے حسب منشاء مسلمانوں کے لئے ہندوؤں کی غلامی کی کڑیاں کستا رہے۔ ورنہ یہ امید نہیں کی جاسکتی۔ کہ ظفر علی جیسا شخص جو اپنے آپ کو ہر میدان کا شہسوار اور ہر شعبہ میں یکتائے روزگار خیال کرتا ہو حقیقتاً اس قدر جاہل اور کودن ہو گیا ہے۔ کہ وہ اتنا بھی نہیں جانتا۔ کہ حدود والے الزامات کے متعلق اسلام کی کیا تعلیم ہے۔ اور قرآن کریم نے ان الزامات کے متعلق کیا قوانین مقرر کئے ہیں۔ سورۂ نور یقیناً ظفر علی کی نظر سے گذری ہوگی اور وہ ایسی باتوں کے متعلق اسلامی تعلیم سے بخوبی آگاہ ہے لیکن محض اپنے ذاتی مفاد کی خاطر وہ قرآن کریم کے صریح احکام کی علانیہ خلاف ورزی کر رہا ہے۔ مگر یہ مسلمانوں کا فرض ہے

کہ وُہ اس خوفناک چال کو سمجھیں۔ اور اس کے مضرات سے بچنے کی کوشش کریں۔ ہمارے لئے نہیں۔ کیونکہ ہمیں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس فتنہ سے کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا۔ بلکہ اپنے لئے اپنی قومی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے اپنے سیاسی حقوق کے تحفظ کے لئے۔ ہندوؤں کی غلامی سے بچنے کے لئے۔ اپنی آئندہ نسلوں کے اندر جرأت اور بہادری پیدا کرنے کے لئے اور ان کے اخلاق کی تباہی اور ان کے اندر بے غیرتی اور بے حیائی کی پیدائش کو روکنے کے لئے جس قدر جلد ممکن ہو۔ سرگرم عمل ہوں ۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اگر مسلمانوں نے ظفر علی وغیرہ کی تباہ کن سرگرمیوں کو نہ روکا۔ تو بھی ہم جو کچھ ممکن ہوگا۔ ان کی بہتری اور بہبودی کے لئے کرتے رہیں گے۔ کیونکہ ہم مسلم قوم کی خدمت اور ہمدردی کسی پر احسان رکھ کر نہیں کرتے۔ بلکہ تمام خلق اللہ کی خدمت عموماً اور مسلمانوں کی خصوصاً ہماری بیعت کی ایک اہم شرط ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ جس جماعت کو اپنی حفاظت کے لئے اندرونی دشمنوں کی سرکوبی میں معروف رہنا پڑے۔ وُہ پوری توجہ اور قوت سے مخالفین کے مقابلہ میں صف آراء نہیں ہوسکتی ۔

پریس کے متعلق وائسرائے ہند کا خاص اعلان

آج کل کانگریسی ہندوستان کے لئے جن مصائب اور تباہیوں کا باعث بن رہے ہیں۔ ان میں سے ایک بہت بڑی مصیبت وُہ آرڈیننس ہے۔ جو وائسرائے نے پریس کے متعلق شائع کیا ہے۔ اس کی رُو سے نہ صرف ۱۹۱۰ء کے پریس ایکٹ کی نہایت سخت دفعات جاری کر دی گئی ہیں بلکہ ملک کی موجودہ حالت کا مقابلہ کرنے کے لئے اس میں کئی اہم اضافے کئے گئے ہیں۔

اس آرڈیننس کا نفاذ بے حد افسوسناک ہے۔ لیکن اس کی ساری ذمہ واری ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ جو نہ صرف قانون کی خلاف ورزی کر کے موجودہ نظام حکومت درہم برہم کر رہے ہیں۔ بلکہ گورنمنٹ کے ملازموں کو بھی اس کام کے لئے کئی طرح کے تشدد اور سختیوں سے مجبور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور ان کی پیدا کی ہوئی بدامنی کے نتیجہ میں کئی مقامات پر نہایت خطرناک فساد ہو چکے۔ اور کئی جانیں ضائع ہو چکی ہیں لیکن تعجب ہے۔ وہی لوگ جو اس آرڈیننس کے حقیقی موجب ہیں۔ اس کے خلاف واویلا کر رہے۔ اور اسے گورنمنٹ کی طرف سے بے حد تشدد قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ ان حالات میں جو کانگریسیوں نے آج کل پیدا کر رکھے ہیں۔ کوئی حکومت خاموشی نہیں اختیار کر سکتی۔ اگر گورنمنٹ کے مخالفوں کو یہ حق پہونچتا ہے۔ کہ وُہ جو چاہیں کریں۔ اور گورنمنٹ کے لئے مشکلات پیدا کرنے کے لئے ملک میں کشت و خون سے بھی دریغ نہ کریں تو انہیں یہ بھی سمجھنا چاہیئے۔ کہ گورنمنٹ کو بھی ان کا مقابلہ کرنے اور اپنے ذرائع سے کام لینے کا حق ہے۔ اور وُہ ایک طرف یہ کہدینے پر کہ ”کانگریس عدم تشدد کو اپنا اصول قرار دے چکی ہے“۔ ان نتائج سے اغماض نہیں کر سکتی۔ جو ملک کے امن و امان کو برباد کر رہے ہیں ۔

چونکہ کوئی شخص اس بات سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ ہندوستان میں ایسے اخبارات ہیں۔ جو آئے دن مختلف رنگوں میں گورنمنٹ کے خلاف تشدد کی حمایت کر رہے ہیں۔ اور تشدد کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے اس آرڈیننس کے اجراء پر گورنمنٹ کو حق بجانب سمجھا جائے گا۔ لیکن یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس آرڈیننس پر عمل کرتے وقت نہایت حزم و احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ تا کہ اصل مستحقوں کے ساتھ غیر مستحق بھی اس کا شکار نہ ہو جائیں۔ اور وائسرائے کے یہ الفاظ خاص طور پر پیش نظر رکھے جائیں۔ کہ ”صوبہ کی گورنمنٹ صرف انہی موجودہ پریسوں اور اخبارات سے ضمانت مانگے گی۔ جو انقلابی تحریک اور سول نافرمانی کی تحریک کی براہ راست حوصلہ افزائی کرتے ہیں“۔

اقلیتوں کے خلاف ہندوؤں کا جذبہ

چند دن ہوئے گاندھی جی نے مسلمانوں اور ہندوستان کی دوسری اقلیتوں کو اپنے جھنڈے کے نیچے لانے کے لئے ہندوؤں کو نصیحت کی تھی۔ کہ ”اقلیت جو کچھ چاہتی ہے۔ اسے دے دو“ اگر اس نصیحت پر حرف بحرف بھی عمل ہو جائے۔ تو بھی اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ حکومت ہندوؤں کی ہوگی۔ کیونکہ اکثریت ان کی ہے۔ لیکن ہندو یہ سننا بھی گوارا نہیں کرتے۔ کہ اقلیتوں کو کچھ دیا جائے۔ اور گاندھی جی کا بھی منہ بند کر دینا چاہتے ہیں چنانچہ ٹربیون نے گاندھی جی کو صاف صاف کہدیا ہے۔ کہ تم اختلافی مسائل میں دخل نہ دو۔ اور جو کچھ کر رہے ہو۔ کئے جاؤ۔ جو لوگ گاندھی جی سے بھی مسلمانوں کے حقوق کا ذکر سننا نہیں چاہتے۔ وہ قابو پا لینے کے بعد کیا کچھ نہ کریں گے ۔

مسٹر پٹیل کا استعفیٰ

مسٹر پٹیل صدر اسمبلی نے صدارت سے استعفیٰ دے کر قربانی اور ایثار کی ایک ایسی مثال قائم کی ہے۔ جس کی ہر شریف انسان کو تعریف کرنی چاہیئے۔ یہی وُہ روح ہے جس نے ہندو لیڈروں کو اپنی قوم کا محبوب بنا رکھا ہے۔ کاش مسلمانوں میں بھی ایسے لوگ ہوں۔ جو اپنے مذہب اور قوم کے متعلق اپنے اخلاص کا ثبوت اپنے افعال سے دیں۔ اور ذاتی قربانیاں پیش کریں ۔

پریس ایکٹ کے ماتحت ناقابل برداشت ضمانتیں

آج ۳۰ اپریل کے اخبارات سے یہ معلوم ہو کر بہت ہی افسوس ہوا کہ تازہ پریس ایکٹ کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے دہلی کے تین اخبارات سے پانچ پانچ ہزار اور دو سے چار چار ہزار کی ضمانتیں طلب کی ہیں۔ ہندوستان میں اردو اخبارات کی مالی حالت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ وُہ نہایت تنگی سے کام چلا رہے ہیں۔ ان سے چار چار۔ پانچ پانچ ہزار کی ضمانتیں طلب کرنے کا سوائے اس کے کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ ان کا گلا گھونٹ دیا جائے۔ جبکہ گورنمنٹ کو ہر وقت ضمانت بڑھانے اور اسے ضبط کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ تو پھر ابتدا ہی میں اس قدر بھاری ضمانتیں طلب کرنا بے حد سخت کارروائی ہے۔ اگر کسی اخبار کا رویہ قابل اعتراض سمجھا جائے۔ تو پہلے پہل اس سے معمولی ضمانت طلب ہونی چاہیئے۔ جو کہ اس کی زندگی کو منقطع کرنے والی نہ ہو۔ اور اس کے لئے بطور تنبیہ ہو۔ اور اگر وُہ پھر بھی اپنا رویہ نہ بدلے۔ تو پہلی ضمانت ضبط کر کے مزید ضمانت کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بہر حال مطالبہ اخبار کی مالی حالت کو مدنظر رکھ کر کرنا چاہیئے۔ نہ کہ اتنی بڑی رقم اس کے سر ڈال دینی چاہیئے جسے وُہ کسی صورت میں بھی برداشت نہ کر سکے۔ اگر ہر جگہ وہی طریق اختیار کیا گیا۔ جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے وہاں کے اخبارات کے متعلق کیا ہے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ دیسی اخبارات بند ہو جائیں گے۔ اور اخبارات کے بند ہونے کی وجہ سے جب لوگوں تک ملکی حالات اور خبریں نہ پہونچیں گی۔ تو خیال کیا جائے گا۔ کہ ملک میں ہر جگہ بدامنی اور فتنہ و فساد پھیل گیا ہے۔ اس قسم کے خیالات کا جو نتیجہ نکل سکتا ہے۔ اس سے گورنمنٹ بھی ناواقف نہیں ہو سکتی پس اسے قطعاً یہ رویہ نہیں اختیار کرنا چاہیئے۔ کہ بھاری اور ناقابل برداشت ضمانتیں طلب کر کے اخبارات کا خاتمہ کر دیا جائے۔ یہ اخبارات کے ساتھ ہی خود اس کے لئے بھی بے حد نقصان دہ امر ہوگا۔ اور اس طرح ملک میں بے حد شورش اور فتنہ پھیل جائے گا۔ اور ہر جگہ یہ سمجھا جائے گا۔ کہ بے حد تشدد اور سختی کی جا رہی ہے۔ اس رنگ میں جو افواہیں پھیلتی ہیں۔ وہ نہ صرف بہت سُرعت سے پھیلتی ہیں۔ بلکہ سخت خطرناک بھی ہوتی ہیں ۔

حضرت مسیح موعودؑ کے اہل بیت کی تطہیر

تیر بر معصوم مے بارد خبیثِ بدگہر
آسماں را مے سزد۔ گر سنگ بارد بر زمیں

واقعات اور تاریخ گواہ ہیں۔ جب سے دنیا کا آغاز ہوا۔ ہمیشہ الٰہی سلسلوں اور خدا کے فرستادوں اور پیاروں کے خلاف شیطانی قوتوں اور تاریکی کے فرزندوں نے اپنا پورا پورا زور صرف کیا۔ انہوں نے چاہا۔ وہ اس پودے کو جسے زمین و آسمان کے خدا نے اپنے ہاتھ سے لگایا۔ اور بڑھایا۔ زور بازو سے اُکھاڑ کر صفحۂ زمین سے معدوم کردیں۔ مگر دنیا جانتی ہے۔ ہر ہاتھ جو ان کی طرف اُٹھا۔ اُسے کاٹ دیا گیا۔ ہر آنکھ جو ان کی طرف بلند ہوئی۔ اسے اچک لیا گیا۔ ہر قوم جو ان کے مقابل پر اٹھی۔ نیست و نابود کردی گئی۔ وہ دنیا میں ایک مضبوط چٹان کی طرح کھڑے ہوئے۔ ان پر جو گرا۔ وہ چکنا چور ہو گیا۔ اور جس پر وہ گرے۔ اسے بھی نابود کردیا گیا۔ وہ زندہ خدا کی قدرتوں اور اس کی ہیبت و جلال کے عظیم الشان مظاہر تھے۔ ان کا حافظ و نگہبان۔ القادر اور العزیز خدا تھا۔ کون ہے۔ جو اس کے کاموں میں روکاوٹ پیدا کرسکے۔ خس و خاشاک کی طرح تمام معاندین کے راستہ سے اڑا دیئے گئے۔ اور کچھ ایسے اُڑے۔ کہ آج ان کا نام لیوا بھی دنیا میں کوئی نظر نہیں آتا۔

آدم اوّل کا ابلیس نے مقابلہ کیا۔ مگر اس نے کیا حاصل کیا۔ خدا نے اسے اور اس کے خطوات کی پیروی کرنے والوں کو ملعون و مردود قرار دے دیا۔ اسی طرح نوحؑ کے دشمنوں نے ہنسی اور تمسخر سے بجز اس کے کیا انعام پایا۔ کہ خدا نے انہیں اسی پانی سے جو نوح اور اس کے رفقاء کے لئے باعث رحمت بنا۔ دکھ اور عذاب میں مبتلاء کر کے تباہ و برباد کردیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے دشمنوں پر غور کرو۔ فرعون و ہامان اور عاد و ثمود کے جتھوں پر ایک نظر ڈالو۔ مسیح ناصری کے پُرغرور دشمن فقیہوں اور فریسیوں کو دیکھو۔ ان میں سے ہر ایک اٹھا۔ اور اس نے چاہا۔ خدا کے برگزیدوں کو اپنی طاقت و قوت سے کچل ڈالے۔ مگر انہوں نے للکارا۔ اور کہا

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

تب دنیا نے دیکھا۔ وہی جنہیں ہلاک کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جاتا تھا۔ جنہیں ذلیل اور بدنام کرنے کے لئے ہر بد سے بدتر حیلہ اور بہانہ تراشا جاتا تھا۔ جن پر عرصۂ حیات تنگ کرنے کے لئے لوگوں کو بھڑکایا۔ اور ورغلایا جاتا تھا۔ آخر وہی دنیا میں کامیاب و بامراد ہو گئے۔ اور لاکھوں بلکہ کروڑوں انسان ان کے حلقۂ ارادت میں شامل ہو کر اُن پر درود اور سلام بھیجنے لگ گئے۔

عین اسی سنت اللہ کے مطابق جو ہمیشہ خدا کے پیاروں اور اس کے برگزیدہ انسانوں کے متعلق دنیا میں جاری رہی ہے موجودہ زمانہ میں بھی بعض بدکردار اور مفسدہ پرداز انسانوں نے ہماری جماعت کے مقدس امام و پیشوا اور دیگر ذی اعزاز افراد کے خلاف ایک لمبے عرصہ سے نہایت مکروہ دل آزار اور حد درجہ اشتعال انگیز سلسلۂ بہتان طرازی اور الزام تراشی شروع کر رکھا ہے۔ ہم نے خدا کی رضا کے لئے یہ تمام ظلم و ستم دیکھا۔ اور سہا۔ ہم مجروح ہوئے۔ مگر اُف نہ کی۔ زخمی ہوئے۔ مگر آہ نہ کی۔ ان ظالموں اور جفاکاروں نے ہمارے جان و مال و دل سے پیارے امام و پیشوا پر اس کے طاہر و مطہر اہل بیت اور خدام پر نہایت بے باکی اور بے حیائی سے ناپاک اتہامات لگائے۔ خدائے پاک کی فرستادہ جماعت احمدیہ کے قلوب زخمی کر کے ان پر مزید نمک پاشی کرنے کے لئے معصوم اور بے گناہ خواتین پر بدترین الزامات عاید کئے۔ ہم نے صبر کیا۔ اور بہت صبر کیا۔ مگر ہمارے تحمل و بردباری سے ناجائز فائدہ اٹھا کر انہوں نے اپنے خبثِ باطن کا دنیا میں بدترین مظاہرہ کیا۔ اور وہ کچھ حیاسوز پراپیگنڈا کیا۔ کہ آج دنیا کا ہر باغیرت اور شریف الطبع انسان ان بے حیائیوں کے خلاف اپنی آواز بلند کر رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا تقدس

ان ناپاک اور گندہ سرشت انسانوں نے اس برگزیدہ انسان پر ناپاک اتہامات لگائے ہیں۔ جسے خدائے پاک نے اپنی مقدس بارگاہ میں "محمود" کہہ کر پکارا۔ اور اسے حمد و ستائش کا فی الواقع مستحق قرار دیا۔ چنانچہ ہمارے ہادی و راہنما حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اپنی ایک کتاب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے۔ جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی۔ اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا۔ کہ محمود" (تریاق القلوب طبع بار دوم صد ۹۹)

اس الہامی نام پر ایک نظر ڈالو۔ اور سوچو۔ خدائے پاک آپ کو "محمود" قرار دیتا ہے۔ پیدائش سے قبل آپ کا یہ نام رکھتا اور اپنے مسیح و مہدی کو اس کی اطلاع دیتا ہے۔ مگر اندھے اور کجرو انسان اسے جسے خدا نے "محمود" قرار دیا۔ مذموم کہتے۔ اور دنیا میں یہ بیہودہ بکواس کرتے ہیں۔ کہ آپ نعوذ باللہ تعریف نہیں۔ بلکہ ملامتوں کے مستحق ہیں۔ ان ناپاک انسانوں کو یہ نظر نہیں آتا۔ کہ وہ جو خدا کے حضور "محمود" ہو۔ بھلا کیونکر مذموم ٹھہر سکتا ہے۔ یہ مخالف خواہ آخری دم تک کوششیں کرتے چلے جائیں۔ لاکھوں بلکہ کروڑوں اتہامات لگائیں۔ اپنی ترکشوں کا ہر تیر ہمارے مقابل چلائیں۔ یاد رکھیں۔ خدا کا نور اپنے منہ کی پھونکوں سے ہرگز بجھا نہیں سکینگے۔ وہ ناکام رہینگے۔ اور انشاء اللہ ناکام و نامراد مرینگے۔

حضرت محمودؔ کی شان اگر معلوم کرنا چاہو۔ تو آؤ۔ اس آسمانی وحی کا مطالعہ کرو۔ جو مسیح پاک پر نازل ہوئی۔ اس میں خدا نے اپنے برگزیدہ رسول کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔

"اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دو شنبہ ہے۔ مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالینگے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھیگا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائینگی۔"

(تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۵۹ و ۶۰)

یہ وہ خدا کا کلام ہے۔ جو اس کے پیارے مسیحؑ پر نازل ہوا۔ اس میں خدا نے قدوس حضرت خلیفۃ المسیح کو رجس سے پاک ٹھہراتا ہے۔ نور اللہ اور کلمۃ اللہ قرار دیتا ہے۔ اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح قرار دیکر اپنی روح آپ میں ڈالتا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا کام آپ کے سپرد فرماتا ہے۔ کیا ممکن ہے۔ جسے خدا ایسا کہہ رہا ہو۔ وہ نعوذ باللہ ویسا ہو۔ جیسے چند آوارہ گرد اور بدکردار انسان دنیا میں مشہور کر رہے ہیں؟ اگر آج دنیا کے تمام شیاطین بھی اکٹھے ہو جائیں۔ اور وہ ہر گلی اور کوچہ میں یہ شور مچائیں۔ اور کہیں۔ نعوذ باللہ آپ ایسے ہیں ویسے ہیں۔ تو ہر وہ انسان جس نے مسیح پاک کا دامن پکڑا ہے۔ اپنے صمیم قلب سے

اس شیطنت کا ارتکاب کرنے والے اشخاص کو جھوٹا اور مفتری قرار دیگا۔ اور کہیگا۔ ایسا ہرگز نہیں سچ وہی ہے۔ جو خدا نے کہا۔ اور کون ہے۔ جو خدا سے بھی بڑھکر سچا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا ؛ جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروںگا دور اس مہ سے اندھیرا ؛ دکھاؤںگا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے ۔ اک دل کی غذا دی ؛ فسبحان الذی اخزی الاعادی

حضور نے ان پاکیزہ اشعار میں اپنے موعود بیٹے کو خدا کا محبوب قرار دیا ہے۔ اور فرمایا۔ اس کے ذریعہ سے اندھیرا دور ہوگا اور کلمۃ اللہ کا اعلان اکناف عالم تک ہو جائیگا۔ مگر افسوس جب خدا کا وہ محبوب بندہ دنیا کو ہدایت دینے کے لئے کھڑا ہوا۔ تو چشم بصیرت سے نابینا انسانوں نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا۔ الزام لگائے اور کہا۔ یہ خدا کا محبوب نہیں۔ بلکہ دنیا کا پرستار ہے۔ آہ

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہوگئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رخ کافر و دیندار کا

انہی اشعار پر اگر غور کیا جائے۔ تو ایک پیشگوئی بھی مخفی تھی۔ جس کا ظہور اب صفائی سے ہو رہا ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا کے اس محبوب کے گرد کسی وقت اندھیرا چھا جائیگا۔ لوگ اس کے نور کو چھپانا چاہینگے۔ مگر خدا اس کی نورانی شعاعوں کی کرنوں سے ایسی تمام ظلمتوں کو دور فرمائیگا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک اپنا شعر بھی ہے۔

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا
میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

پس حکمت الٰہی نے اگرچہ تقاضا کیا۔ کہ پیشگوئی کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے کچھ اندھیرا سا چھا جائے۔ مگر خدا کی باتیں یقیناً پوری ہونگی۔ دنیا دیکھیگی۔ اور ضرور دیکھیگی۔ کہ ایک دن ان ناہنجار انسانوں کا کیسا عبرت ناک انجام ہوتا ہے۔ ؎

فلک پر تھوکنے والے زمیں پر سرنگوں ہونگے۔
یقیں رکھو کہ خودسر فتنہ پرور سرنگوں ہونگے۔

ہمارے جان و دل سے پیارے امام کو خدائے پاک نے اپنے الہام میں مرد خدا اور مسیح صفت انسان بھی بیان کیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تریاق القلوب میں فرماتے ہیں۔

"الہام یہ بتلاتا تھا۔ کہ چار لڑکے پیدا ہونگے۔ اور ایک کو ان میں ایک مرد خدا "مسیح صفت" الہام نے بیان کیا ہے۔" (صفحہ ۲۶ بار دوم)

اسی طرح احادیث صحیحہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعودؑ کے متعلق یتزوج ویولد لہٗ کی خبر دے کر اس کی اولاد کو مطہر و مقدس ٹھہرایا ہے۔ کیونکہ محض اولاد ہونا کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ جو قابل ذکر ہوتی۔ اور جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم الشان رسول کو پیش از وقت خبر دینے کی ضرورت محسوس ہوتی۔ مگر جب احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہے۔ تو لازماً اسی لئے کہ آپ کے نزدیک مسیح موعودؑ کی اولاد خدائے پاک کے حضور نہایت بلند درجہ رکھنے والی تھی اور اس قابل تھی۔ کہ ان کی صلاحیت کی خبر پیش از وقت دی جاتی۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

قد اخبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان المسیح الموعود یتزوج ویولد لہٗ ففی ھذا اشارۃ الی ان اللہ یعطیہ ولداً صالحاً یشابہ اباہ ولا یاباہ ویکون من عباد اللہ المکرمین (آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۵۷۸)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔ کہ مسیح موعود نکاح کریگا۔ اور اس کو اولاد دی جائیگی۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اللہ اسے ولدِ صالح دیگا۔ جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا۔ اور اس کے خلاف نہیں ہوگا۔ بلکہ اللہ کے بزرگ بندوں میں سے ہوگا۔

اسی طرح فرمایا:۔

"یہ پیشگوئی کہ مسیح موعودؑ کے اولاد ہوگی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کریگا۔ جو اس کا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کریگا۔ جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آچکی ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۲)

پس وہ ظالم طبع مخالف جو اپنے خبثِ باطن کا دنیا میں بدترین مظاہرہ کر رہے ہیں۔ دیکھیں اور غور کریں۔ کیا ممکن ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایک غلط اور سراسر بے بنیاد خبر تیرہ سو برس پیشتر سنا دی ہو۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ وہ جس کا مقرب خدا اور محبوب الٰہی بننا ازل سے مقدر کیا جا چکا تھا۔ وہ نعوذ باللہ ویسا ہو۔ جیسے چند مستری اور کمہار لوگوں میں مشہور کر رہے ہیں۔ یقیناً ہر سلیم الفطرت انسان اس کے جواب میں بوثوق کہیگا۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ زمین و آسمان میں تغیر آسکتا ہے مگر خدا کی باتیں یقیناً نہیں ٹلتیں۔ وہ پوری ہوتی اور ضرور پوری ہوتی ہیں۔ ؎

جس بات کو کہے۔ کہ کرونگا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے۔

حضرت اقدس بارگاہ ایزدی میں دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں

لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا ۔ دے اسکو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُرنور ہو سویرا ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

حضرت نعمت اللہ ولی نے اپنے الہامی قصیدہ میں فرمایا ہے۔

دور او چوں شود تمام بکام ۔ پسرش یادگار مے بینم

خدائے پاک آپ کا نام "فضل عمر" رکھتا۔ اپنے مسیح و مہدی کا مثیل اور حسن و احسان میں اس کا نظیر قرار دیتا اور اپنے الہام میں آپ کی رفعتِ شان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

مقام او مبیں از راہ تحقیر ؛ بدورانش رسولاں ناز کردند

پس چاہیئے۔ کہ ہر وہ شخص جو آپ کے مقام کو تحقیر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اپنی عاقبت کی فکر کرے۔ اور قادر و ذو انتقام خدا سے ڈر کر اپنی زبان سنبھالے۔ ورنہ خوب یاد رکھے۔ خدا کی غیرت اپنا ضرور جلوہ دکھلائے گی۔ اور اس کے غیظ و غضب کی آگ تمام ایسے مخالفوں کو جلا کر راکھ کر دیگی ؛

(محمد یعقوب (مولوی فاضل قادیان)

انجمن احمدیہ دہلی کی سالانہ تبلیغی رپورٹ

سال زیر رپورٹ میں انجمن احمدیہ دھلی کے ہفتہ واری اجلاس باقاعدگی کے ساتھ منعقد ہوتے رہے۔ ان جلسوں میں قرآن مجید کے ایک رکوع کا درس اور اس کے بعد وتقریریں ہوتی تھیں احباب کو باری باری تقریر کرنیکا موقعہ دیا جاتا۔ اور اس طرح انہیں تقریر کرنیکی مشق کرائی جاتی رہی۔

لائبریری و ریڈنگ روم:۔ سال زیر رپورٹ میں انجمن نے یہ ترقی کی کہ ایک کمرہ کرایہ پر لیکر لائبریری و ریڈنگ روم قائم کیا۔ یہ کمرہ بازار بلیماران میں عمدہ جگہ پر واقع ہے۔ اس میں سلسلہ کی اکثر کتب مہیا کی گئی ہیں نیز سلسلہ کے اخبارات بھی منگوائے جاتے ہیں۔ علاوہ اس کے ایک احمدیہ بک ایجنسی بھی یہیں قائم ہے جہاں سے سلسلہ کی کتابیں برائے فروخت مل سکتی ہیں اس کمرہ کے اخراجات تقریباً ۲۰ روپیہ ماہوار انجمن برداشت کرتی ہے۔

احمدیہ لٹریچر کی تقسیم:۔ اس سال انجمن نے ایک بڑی تسلی بخش تعداد میں لٹریچر شایع کیا۔ نیز مرکز سے منگوا کر تقسیم کیا۔ ۲ ر جون کے موقعہ پر مرکز سے مختلف ٹریکٹ "توحید کا حقیقی علمبردار" "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے معاصر" وغیرہ کئی ہزار کی تعداد میں جنرل سکرٹری جناب مولوی اکبر علی صاحب کی طرف سے منگوا کر تقسیم کیے گئے نیز الفضل کے خاتم النبیین نمبر کی دو صد کاپیاں تقسیم اور فروخت کی گئیں۔ اور تین ماہ سے انجمن نے احسن طریق پر تبلیغی ٹریکٹوں کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ اب تک وفات مسیح اور ختم نبوت کے مضامین پر ان ٹریکٹوں میں مفصل بحث کی جا چکی ہے۔ ان ٹریکٹوں کا بفضلہ نہایت اچھا اثر ہو رہا ہے۔ حضرت اقدس کے اشتہار ندائے ایمان کی دو ہزار کاپیاں منگوائی گئیں۔ جو کہ مطبوعہ ہدایات کے ماتحت تقسیم کی گئیں۔

سالانہ جلسہ:۔ انجمن احمدیہ دھلی گذشتہ ۸ سالوں سے اپنا جلسہ باقاعدگی کے ساتھ منعقد کر رہی ہے۔ سال زیر رپورٹ میں انجمن کا سالانہ جلسہ گذشتہ مارچ میں بفضلہ تعالیٰ نہایت خیر و خوبی کیساتھ ہوا۔ ایک اجلاس میں سے بعض کے صدر مولانا محمد شفیع داؤدی ایم۔ ایل۔ اے۔ جناب خواجہ حسن نظامی صاحب۔ اور حکیم امجد علی خان صاحب رئیس تھے۔ مولانا محمد شفیع صاحب داؤدی جناب نیر صاحب کے میجک لینٹرن لیکچر اور بیرونی ممالک میں اشاعت اسلام پر ...

... خوش ہوئے۔ اور اختتام جلسہ پر جماعت کے کام کی تعریف کی۔ دھلی میں آریوں اور غیر مذاہب والوں کے بیسیوں جلسے ہوتے ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے

حالاتِ حاضرہ کے متعلق پیشگوئیاں

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۷)

صحیح مسلم کی ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ قیامت کے دن جہنم کی آگ سراب کی شکل میں نظر آئے گی۔ غیر اللہ کو پوجنے والے پیاس کے مارے اس طرف چل پڑینگے حتیٰ اذا لم یبق الا من کان یعبد اللہ من بر و فاجر۔ یہاں تک کہ جب کوئی باقی نہ رہیگا۔ سوا ان لوگوں کے جو اللہ کو پوجتے تھے۔ نیکوکار ہوں یا بدکار۔ خدا تعالےٰ فرمائیگا۔ تم کس بات کے منتظر ہو یعنی اپنی پیاس کو بجھانے کے لئے کیوں انکے پیچھے نہیں گئے۔ قالوا یا ربنا فارقنا الناس فی الدنیا افقر ما کنا الیہم ولم نصاحبہم۔ وہ کہینگے اے ہمارے رب ہمنے تو دنیا میں ان مشرکوں کا ساتھ نہ دیا۔ جب ہم انکے بہت محتاج تھے۔ نہ انکی صحبت میں رہے یعنی فقر و فاقہ قبول کیا۔ پھر آج ہم کو انکے پیچھے جانے کی حاجت نہیں۔ اس حدیث کو پڑھ کر غور کرو۔ مسلمانوں میں سے جو لوگ اس وقت مشرکوں کے پیچھے چلکر اپنے دین اور دنیا کو برباد کر رہے ہیں۔ وہ کس طرح کل قیامت کو خدا کے سامنے ربنا فارقنا الناس کہہ سکتے ہیں۔ جن کو دنیا میں قیامت کا وہ نمونہ دکھایا گیا یعنی ایک بُت پرست نے جب سراب کی طرف کوچ کیا۔ تو قرآن شریف اور احادیث کو پڑھنے والے مسلمان جو مدینہ کی محبت اور عشق کے دعویدار بنے بیٹھے ہیں۔ اس مشرک کے اس کام کو دیکھ کر خوشیاں منا رہے ہیں۔ کہ تیرہ سو سال کے بعد آج انکو اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کا علم حاصل ہؤا۔ ایسے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ حدیث ذیل کو پڑھکر اپنی حالت کا مطالعہ کریں۔

(۸)

جناب مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کے جو نشانات بیان فرمائے۔ منجملہ انکے ایک یہ نشان ہے۔ حتیٰ ینزل عند الظریب الاحمر عند منقطع السبخۃ فترجف المدینۃ باھلہا ثلاث رجفات فلا یبقیٰ منافق ولا منافقۃ الا خرج الیہ (ابن ماجہ) قبل اس کے کہ میں اس نشان کو جو در اصل کئی نشانات کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ بیان کروں۔ اس بات کا بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ابلیس کے کئی مظاہر ہیں۔ جن کو دجال کہا گیا۔ واقعات بتا رہے ہیں۔ کہ بعض پیشگوئیوں میں مشرکوں کے موجودہ فتنہ کو دجال کے نام سے موسوم کیا گیا۔ حدیث مرقومۃ الصدر میں عیسٰی پرستوں کے فتنہ کے علاوہ گائے پرستوں کے فتنہ کے بھی چند اشارات پائے جاتے ہیں۔ پہلا اشارہ حتیٰ ینزل کہ وہ کوئی ایسا سفر اختیار کرے گا۔ اور کسی ایسی جگہ میں جا اتریگا۔ کہ اس کا وہ سفر اور نزول اس زمانہ میں تمام دنیا کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیگا۔ اور ہر شہر اور ہر قصبہ میں اس کا تذکرہ ہو گا۔ دوسرا اشارہ۔ عند منقطع السبخۃ۔ اس میں اس جگہ اور اس موقعہ کے دو نشان بتائے گئے۔ اول منقطع وہاں وہ زمین ختم ہو گی۔ دوم سبخۃ جس کے معنی ہیں "زمین شورہ ناک" یعنی وہ اس زمین کے کنارے پر۔ شور یعنی نمک کی خاطر جا بیٹھے گا۔ تیسرا اشارہ عند الظریب الاحمر۔ جس کا ترجمہ یہ ہے "چھوٹی پہاڑی لال کے پاس"۔ احمر کے لفظ میں جنگ اور لڑائی کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جیسے موت احمر۔ مراد قتل کی موت۔ چھوٹی پہاڑی میں اشارہ کہ وہ بڑی طاقت سے کام نہ لیگا۔ جو سیف و سنان کی جنگ ہے۔ بلکہ بجائے خون بہانے کے۔ اس کی فوج سُرخ اشتہارات اور سُرخ جھنڈوں سے احمر کی پیشگوئی کو پورا کریگی۔ چوتھا اشارہ۔ فترجف المدینۃ باھلہا اس وقت مدینہ یعنی مسلمانوں میں اس فتنہ اور فساد کی وجہ سے زلزلے آئینگے۔ یعنی ان میں ہل چل مچ جائیگی۔ صحیح مسلم کی روایت میں ہے۔ کہ اس موقعہ پر وہ ایک شخص کے دو ٹکڑے کر دیگا۔ مطلب یہ کہ مسلمانوں میں تفرقہ پڑ جائیگا۔ پانچواں اشارہ فلا یبقیٰ منافق ولا منافقۃ الا خرج الیہ۔ مطلب یہ کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ اس کے ساتھ ملکر جناب سرور دوجہان صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و شان کی بھی کچھ پرواہ نہ کرینگے۔ چھٹا اشارہ۔ کہا گیا۔ یا رسول اللہ فاین العرب یومئذ قال ھم یومئذ قلیل۔ یا حضرت عرب اس دن کہاں ہونگے۔ فرمایا عرب (یعنی مومنین مخلصین) اس دن بہت تھوڑے ہونگے۔ ساتواں اشارہ۔ وجُلّہم ببیت المقدس۔ کہ اس قلیل جماعت کا مرکز بیت المقدس ہو گا۔ یعنی مسیح موعودؑ کا مقام۔ وہاں اس جماعت کے بزرگ لوگ سکونت پذیر ہونگے۔ جلّ الشیٔ معظمہ۔ آٹھواں اشارہ۔ وامامہم رجل صالح۔ یعنی ان مومنین مخلصین کا امام ایک نیک شخص ہوگا۔ صالح کے اندر یہ پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ کہ کچھ شریر اور بد باطن لوگ اس نیک شخص کے برخلاف گندے اور بیہودہ اعتراضات شائع کر کے اپنی اندرونی خباثت اور پلیدی کا اظہار کرینگے۔ اسلئے صالح کے لفظ میں انکی تردید فرمائی۔ نواں اشارہ۔ فیضع عیسٰی یدہ بین کتفیہ ثم یقول لہ تقدم فصل فانّہا لک اقیمت فیصلی بہم امامہم۔ حضرت عیسٰے اس رجل صالح کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر کہے گا۔ تو ہی آگے بڑھ اور نماز پڑھا۔ اِس لئے کہ یہ نماز تیرے ہی لئے قائم ہوئی تھی۔ پس وہ امام نماز پڑھا دیگا۔ اس میں سمجھایا گیا۔ کہ اس رجل صالح کی امامت اور خلافت کے وقت کچھ لوگ مزاحمت اور مخالفت کرینگے۔ مگر مسیح موعودؑ کا ہاتھ انکی پشت پر ہوگا۔ اور انہیں کی دعاؤں اور الہامات کے مطابق وہ ان کا جانشین ہوکر انکے نوروں کا وارث ہوگا۔ دسواں اشارہ۔ اس امام کے زمانہ میں ایک دروازہ کھولا جائیگا۔ تب علاوہ اس دجال کے جو باب لد یعنی میدان مناظرہ اور مباحثہ میں مسیح موعودؑ کے ہاتھ سے مارا جائیگا۔ اور اس کے ساتھی یہود جیسے یونس بھی بھاگ جائینگے۔ ایک اور مظہر ابلیس ظاہر ہوگا۔ اس کے ساتھ بھی یہودی ہونگے۔ کلہم ذو سیف محلی و ساج۔ سیف کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ لڑنے کے لئے اس کی فوج میں بھرتی ہونگے۔ ساج۔ ازار اور چادر کو کہتے ہیں۔ اس میں اشارہ کہ وہ ایسی جنگ ہوگی۔ جس میں "کپڑے" کو بطور ہتھیار کے استعمال کرینگے۔ جناب مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ ایک ایسی مثال بیان فرمائی ہے جس میں اس فتنہ کا ایک بڑا نشان اور اس کا انجام بتا دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ ذاب کما یذوب الملح فی الماء کہ وہ ایسا گھل جائیگا۔ جیسے نمک پانی میں گھُل جاتا ہے۔

پس اس پانی سے مُنہ موڑنے والو جو خدا نے آسمان سے نازل کیا۔ امن اور صلح کی تعلیم کو پس پشت ڈالکر نمک پر فریفتہ ہونے والے مسلمانو۔ یاد رکھو اس فتنہ میں مبتلا رہو کر کبھی تم کامیابی کا منہ نہ دیکھو گے۔ وقت آتا ہے۔ بلکہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ حجر اور شجر کو پوجنے والے مشرکین جن کی اوٹ اور پناہ میں تم اپنے آپکو مصائب زمانہ سے محفوظ رکھنا چاہتے ہو۔ یہ تمہاری خواری اور گرفتاری کا باعث اور ذریعہ بن رہے ہیں۔ کیا تم نے قرآن شریف میں نہیں پڑھا۔ اللہ تعالےٰ سامری کے حق میں فرماتا ہے۔ وان لک موعدا لن تخلفہ۔ جس کی تفسیر میں صاحب موضح القرآن لکھتے ہیں "شاید دجال کا نکلنا وہ بھی یہود میں اسی کا فساد پورا کریگا" جس سے معلوم ہؤا۔ کہ گائے پرستوں کی طرف سے ایک فتنہ برپا ہوگا۔ بنی اسرائیل کی طرح مسلمان بھی اس فتنہ میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ورنہ یہ قصہ مسلمانوں کو کیوں سنایا گیا۔ ایسا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے

"برون آید دجال وبا او باشند ستر ہزار از عاکہ"

کہ کپڑا بننے والے اس کے ہمراہ ہونگے۔ اِس لئے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ ان واقعات کو دیکھ کر حق قبول کریں اور جان بوجھکر تباہی میں مبتلا نہ ہوں۔ افسوس [illegible] مسلمانوں پر جو ان تحریکات کو جو گاندھی جی کے [illegible] ہیں۔ [illegible] تعلیمات بلکہ احکامات بتانے لگ جاتے ہیں۔ [illegible] مسلمانوں کی خواری کا باعث بنتے ہیں۔

(کرم داد دوالمیال)

الوالعزمانہ صبر وعفر

احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ زمانہ آخری میں ایمان ثریا پر اور قرآن آسمان پر اُٹھ جاویگا۔ اس کا مطلب سوا۔ اس کے اور کچھ نہیں ہے۔ کہ اسلام پر ایک زمانہ ایسا آئیگا۔ کہ قرآنی تعلیمات اس قدر بعید از قیاس نظر آنے لگینگی۔ کہ گویا کبھی بھی اُن کا نفاذ اور ان پر عملدرآمد زمین پر نہیں ہوا۔ وہ آسمانی علوم آسمان ہی کی طرف رجوع کر گئے۔ اور سطحی خیالات کے لوگ چلا اُٹھینگے۔ کہ وہ تعلیمات اب قابلِ عمل نہیں رہیں۔

یا یہ مطلب ہے۔ کہ چونکہ تعلیمات کی خوبی اور ان کا کمال عاملین کے نمونہ اور پابندی سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس کے نیک یا بد نتائج عاملین ہی کے ذریعہ عالم آشکار ہوتے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں پر ایسا زمانہ آئیگا۔ کہ متجسس آنکھیں اسلامی تعلیمات کی خوبیاں ان کے عاملین اور حاملین میں ڈھونڈینگی۔ مگر مایوسی کے ساتھ واپس آئینگی۔ اور قرآن کو دوسرے مذاہب کی کتب کی طرح قصے کہانیوں کی کتاب سمجھا جائیگا۔ ورنہ جبکہ اس وقت کا قرآن اب بھی ہے۔ اور حاملین قرآن و مدعیان اسلام اب بھی ہیں۔ تو وہ نتائج اب کہاں ہیں۔ جو پہلے مترتب ہوا کرتے تھے۔

علۃ واحدہ سے متضاد معلول پیدا نہیں ہو سکتے۔ قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اس "نسخہ" سے "شفا" حاصل کی تھی۔ تو آج اس کے استعمال کرنے والے بیمار کیوں ہیں؟ بطور مثال فتح مکہ اور متعدد مواقع پر مہبط قرآن صلے اللہ علیہ وسلم کی بے نظیر عفو کی مثال اور دشت کربلا میں حضرت حسین علیہ السلام کے صبر و وقار اور تحمل شدائد کی داستانیں بڑے فخر سے سنائی جاتی ہیں۔ لیکن کیا سبب ہے کہ آج مسلمان جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا تو دور رہا۔ انکی وحشت درندگی۔ خونخواری۔ جہالت کو دیکھتے ہوئے باور نہیں آتا کہ ان کے اسلاف میں کبھی عفو و تحمل و وقار اور ضبط نفس تھا۔ اور اسلامی تعلیمات کی وجہ سے تھا۔

مُہیمنِ اسلام کے خدا نے حفاظت قرآن کریم کا وعدہ فرمایا ہے سے بے ادبی ہوگی۔ اگر ہم یہ اعتقاد رکھیں۔ کہ حفاظت سے مراد اس کی صوری اور لفظی حفاظت ہے۔ اس قسم کی حفاظت تو انسان سے بھی ممکن ہے۔ خصوصاً دور حاضر کے وسائل و اسباب مد نظر رکھتے ہوئے چنداں مشکل نہیں۔ پس لفظی حفاظت کے ساتھ ساتھ اس کی معنوی حفاظت بھی مقصود ہے۔ اور یہی زیادہ اہم اور زیادہ مشکل ہے۔ تاریخ اور واقعات گواہ ہیں۔ کہ خداوند تعالےٰ نے جہاں قرآنی الفاظ کی حفاظت کا عجیب و غریب انتظام فرمایا۔ وہاں اس کی پاک اور مکمل تعلیمات کی حفاظت بھی کی ہے۔ ہر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا کرتا رہا ہے۔ جو اسلامی تعلیمات کے پورے پورے عامل اور اس کے خوشگوار نتائج کے حامل تھے۔ انکو اصطلاح شریعت میں امام (Leader) کہا جاتا ہے۔ یعنی جو لوگوں کے سامنے بطور نمونہ ہوتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کیلئے۔ دوسری اصطلاح میں ان کو مجدد (Reformer) کہا جاتا ہے۔ یہ وہ ہستیاں ہوتی ہیں۔ جو اسلامی تعلیمات کو نئی جلوہ گری اور نئی آب و تاب کے ساتھ پیش کرتی ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے رخ روشن پر جب مسلمانوں کی بدعملی۔ بداعتقادی اور جہالت کی وجہ سے تاریک نقاب پڑ جاتا ہے۔ اور وہ پیارا چہرہ دنیا کی نظر سے محجوب ہو کر لوگوں کے دلوں میں اس کی ہستی اور وجود کی طرف سے شکوک پیدا کر دیتا ہے۔ تو خداوند تعالےٰ ایسے وقت میں ایک مجدد بھیجتا ہے۔ جو اصلاح کی چابکدست مشاطگی سے کام لیکر اس حسین صورت کو نئی اداؤں اور تازہ دلفریبیوں کے ساتھ جلوہ آرا کرتا ہے۔ اور ارباب بصیرت پکار اُٹھتے ہیں۔ کہ یہ تو وہ صورت نہیں ہے۔ جو ہم دیکھ رہے تھے۔

"ما ینطق عن الھویٰ" کے مصداق صحیح نے مندرجہ بالا دونوں حقیقتوں کی طرف ایک جملہ میں اشارہ فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ "لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس" افصح العرب والعجم نے اس مختصر جملہ میں جہاں اس طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ ایمان دنیا سے اُٹھ جائیگا۔ اور کوئی اس کا عامل نظر نہ آئیگا۔ وہیں اس حقیقت کی طرف بھی متوجہ کیا ہے۔ کہ حفاظت "قرآن کریم" کا ایفاء کس شکل میں ہو گا۔ کس نسل و قبیلہ سے ہو گا۔

مقابلہ شر کے لئے قرآن کریم نے یہ اصول بتائے ہیں۔ والذین اذا اصابھم البغی ھم ینتصرون۔ وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفیٰ و اصلح فاجرہ علی اللہ۔ انہ لا یحب الظالمین۔ ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولئک ما علیھم من سبیل۔ انما السبیل علی الذین یظلمون الناس ویبغون فی الارض بغیر الحق۔ اولئک لھم عذاب الیم۔

ولمن صبر و غفر ان ذالک لمن عزم الامور

تین درجے مقرر فرمائے ہیں (۱) جو انتقام لے سکتا ہے۔ وہ سیئۃ سیئۃ مثلہا پر عمل کرے۔ ایسا شخص اگر عفو کرتا ہے۔ اور اصلاح کو مد نظر رکھ کے کرتا ہے۔ تو بے شک عنداللہ ماجور ہے (۲) جو خود انتقام نہیں لے سکتا۔ وہ دادخواہی کرے۔ اور اس صورت میں سزا ظالم پر ہو گی۔ (۳) انتقام کی طاقت بھی ہو۔ نالش بھی کر سکتا ہو۔ اور صبر کرے اور معاف کرتا جائے۔ تو یہ "اولوالعزم" اور عالی مرتبہ لوگوں کا کام ہے۔

اب ذرا خدا لگتی کہیئے۔ اس زمانہ میں ان تعلیمات قرآنیہ کا عامل کون ہے۔ بڑے بڑے سجادہ نشینوں اور پیرزادوں اور بڑے بڑے عالموں کو دیکھا ہے۔ کہ جہاں کسی نے ان کی شان کے برخلاف ذرا کوئی بات کہی وہ اس کے خون کے پیاسے بن جاتے ہیں اور انتقام کی ہر ممکن صورت پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ عدالت کے دروازے کھٹکھٹاتے ہیں۔ اور باوجودیکہ ان کو جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا کا حکم ہے۔ پھر بھی وہ ایک کی جگہ دو سنانے کو آمادہ ہو جاتے ہیں۔

مگر اس کے مقابلہ میں دیکھئے "رجال من ابناء فارس" کا ایک فرد جو لاکھوں نفوس کا آقا اور محبوب ہے۔ اور جسے قادیان کے طول و عرض میں ہر طرح کا تفوق بلکہ تصرف حاصل ہے۔ دو تین ننگ آفرینش نہایت کمینگی کے ساتھ اس کے منہ آتے ہیں۔ لیکن وہ ایک دن نہیں۔ دو دن نہیں بلکہ دو برس سے خاموش ہے۔ اور نہ صرف خاموش ہے۔ بلکہ اپنے سرفروش خدام کو بھی اُسی طرح انتقام لینے سے روکتا ہے جس طرح کہ اس کا آقا حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کو کفار کی بے ادبی کے وقت روکا کرتا تھا۔ اس نے ان کے لئے بددعا تک نہ کی۔ کیونکہ وہ اُس نورانی چہرہ کا پرتو ہے جس نے گستاخیوں کے جواب میں اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون فرمایا تھا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اپنی ذات کیلئے تو درکنار اپنے خدام کے لئے بھی مقدمات پسند نہیں فرمایا۔ یہ "اولوالعزمانہ" صبر و عفر کی صفت انہی لوگوں کو دی جاتی ہے جنہیں منصب خلافت و امامت پر کھڑا کیا جاتا ہے۔ جو "کان خلقہ القرآن" کے سچے جانشین اور ایمان کو ثریا سے اتار کر لانے والے اور حفاظت قرآن کریم کے زندہ ثبوت ہوا کرتے ہیں۔ اور وہ اپنے عمل سے بتلا دیتے ہیں۔ کہ وہ واقعات جو خیر القرون میں ظہور پذیر ہوئے تھے۔ ان کا اعادہ اب بھی ہو سکتا ہے۔ اور ان ذالک لمن عزم الامور کی تعلیم پر عمل کرنے والے اب بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور اسی لئے ان کا خطاب الہامی زبان میں "اولوالعزم" ہوتا ہے۔ تاکہ اس حقیقت قرآنیہ کی طرف اشارہ کرے۔

(عبدالحلیم گنگی مولوی عالم)

افریقہ میں تبلیغ اسلام

نماز عید الفطر

سالٹ پانڈ سے قریباً ۲۵ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں اکرافل نام ہے۔ جس کے قرب و جوار میں کثرت سے مسلم آبادی ہے۔ اس لئے نماز عید وہاں پڑھی گئی۔ تین چار سو کے درمیان احباب آئے ہوئے تھے۔ خطبہ میں مختصر طور پر عید اور کرسمس کا مقابلہ کیا۔ اور جو فضولیات کرسمس کے ایام میں عیسائی روا رکھتے ہیں۔ ان سے روکا۔ یہاں کرسمس کے دن ایسے مبارک سمجھے جاتے ہیں۔ کہ بدترین گناہ بھی اس دن جائز ہو جاتے ہیں۔ رمضان کی تقدیس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا۔ کہ عید حقیقتاً صرف ان لوگوں کے لئے خوشی کا موجب ہوتی ہے۔ جنہوں نے رمضان مبارک سے فائدہ اُٹھایا۔ ورنہ جن لوگوں نے روزوں میں کوتاہی کی۔ یا صرف بھوک پیاس کے روزے رکھے۔ اور اللہ تعالےٰ سے قرب پیدا کرنے کی کوشش نہ کی۔ ان کے لئے تو ماتم کا دن ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اپنی ملاقات کے لئے چند دن مقرر فرمائے۔ جو بعض لوگوں نے اپنی غفلت سے ضائع کر دیئے۔ اس سے بڑھ کر ان کے لئے اور کون حسرت کا دن ہوگا۔

صدقۃ الفطر

پھر صدقۃ الفطر کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس رحمت آلٰہی کا جو اس حکم میں پنہاں ہے۔ ذکر کیا۔ یہ صدقہ کفارہ ہے ان کمزوریوں اور غلطیوں کا جو ان سے رمضان مبارک میں سرزد ہو جاتی ہیں۔ بعدہ اللہ تعالےٰ کی رحمت عام کا ذکر کر کے اس سے سچا تعلق پیدا کرنے کی تحریک کی۔

بد رسوم کے خلاف جد و جہد

۱۰ مارچ ایک مقام اسیام نام پر ایک جلسہ عام کیا گیا۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ تبلیغ کی طرف زیادہ توجہ دی جائے۔ اور مشرکانہ رسوم بند کی جائیں۔ اور مالی مشکلات کا ازالہ کیا جائے۔ اس وقت تک رسم مرگ پہ جسے اس ملک میں شراب نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ ایک قسم کا پانی خیال کیا جاتا ہے۔ اور جن بھوت کے لغو خیالات سے محترز رہنے سے یہاں ۲۲۷ اصحاب نے وعدے کئے ہیں۔ یہ تحریک خود بخود بفضلہ زور پکڑ رہی ہے میں اپنی طرف سے اس پر زیادہ زور نہیں دینا چاہتا۔ کیونکہ ایسی اہم تبدیلی چند ماہ میں نہیں ہو سکتی۔

ہمارے احباب عام طور پر شراب تو نہیں پیتے۔ مگر دوسرے رشتہ داروں کے لئے خریدتے ضرور ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تو آہستہ آہستہ یہ سب باتیں حرف غلط کی طرح مٹ جائینگی۔ اور جب ہماری اپنی جماعت اسلام کا صحیح نمونہ دکھا سکیگی۔ تو نئے لوگ اور آنیوالی نسلیں بھی ان کی نقل کر سکینگی۔

افریقن احمدیوں میں اخلاص

ان بد رسوم کے ذکر سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ گولڈ کوسٹ کے احمدی اخلاص اور جوش میں ہندوستان کے دوستوں سے پیچھے ہیں۔ یہاں یہ بہت کم سننے میں آتا ہے۔ کہ فلاں احمدی نے اپنی لڑکی کسی غیر احمدی کو دی۔ مجھے اس حیرت انگیز تبدیلی پر جو اللہ تعالےٰ نے ہمارے مبلغین کے ذریعہ ان لوگوں میں کی۔ تعجب آتا ہے۔ ایک غیر خواندہ اور نئی جماعت کیلئے یہ تبدیلی یقیناً غیر معمولی ہے۔ ایسا ہی لوگ اپنا چندہ عام کوشش سے ادا کر دیتے ہیں۔ جو وقت ہمیں احمدی افراد تک پہنچنے میں ہوتی ہے۔ اگر اسے مدنظر رکھا جائے۔ تو میں بلاشبہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ افریقن لوگ اپنے چندوں کا بہت زیادہ فکر کرتے ہیں۔

افریقن طبیعت

یہ امر بھی مخفی نہیں رہنا چاہیئے۔ کہ افریقن طبیعت قدرتاً مذہبی واقع ہوئی ہے۔ خشیت آلٰہی ہر ایک فرد میں موجود ہے۔ اگلے ہی روز کی بات ہے۔ میں ایک لڑکے کو اس کے بھاگ جانے پر ملامت کر رہا تھا۔ جونہی میں نے یہ کہا۔ کہ "تم نے میری اور اپنے باپ کی نافرمانی کی۔ جو کہ ایک گناہ ہے"۔ تو لڑکے کا چہرہ بدل گیا۔ اور اس کے آنسو جاری ہو گئے۔ میں بصیرت سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ کالے کالے لوگ حقیقی معنوں میں حضرت بلال کے بھائی ہیں۔ اور وہ وقت دور نہیں۔ کہ یہ سب کے سب اسلام کے نور سے منور ہوں۔

چندہ

چندہ کی جو شرح ہندوستان میں مقرر ہے۔ فی الحال یہاں اس سے بہت کم ہے۔ خدمت اسلام میں چونکہ مال صرف کرنا ایمان کو مضبوط کرتا ہے۔ اس لئے میں زور سے یہ تحریک کر رہا ہوں۔ کہ تمام لوگ اپنے چندے بڑھائیں۔ لیکن ابھی تک میں نے خود ہندوستان والی شرح پر ان لوگوں کو مجبور نہیں کیا۔ اسوقت تک ایک مقام کے ۲۳ اصحاب اپنے چندے بڑھا گئے ہیں۔ جن میں سے اکثر نے معمولی رقم کا دو چند ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ایک شخص نے دس پونڈ چندہ خاص بروقت تحریک ادا کر دیا۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

ادائگی قرضہ

احباب یہ خبر خوشی سے سنینگے۔ کہ ہمارے مشن کے ذمہ دفتر دعوۃ و تبلیغ کی معرفت ۵۰۰ پونڈ کا قرضہ تھا جس میں سے ۲۰۰ پونڈ حکیم فضل الرحمن صاحب ادا کر گئے تھے۔ ۲۰۰ پونڈ بعد میں یہ نے حکیم صاحب کی معرفت روانہ کئے۔ اور بقایا ۲۰ پونڈ کے متعلق اسی ڈاک میں لکھ رہا ہوں کہ میرے ماہوار الاؤنس سے یہ رقم وضع کر لی جائے۔ اور جب تک یہ رقم ادا نہ ہو مجھے کوئی الاؤنس نہ بھیجا جائے۔ علاوہ ازیں ۸۰ پونڈ کا ایک اور قرضہ اسی ہفتہ میں انشاء اللہ ادا کر دیا جائیگا۔

نئے احمدی

ایام زیر رپورٹ میں ۲۳ لوگ جماعت میں داخل ہوئے۔

عیسائی مشن

اخبارات میں آجکل شد و مد سے عیسائیت کی حمایت یا اسلام کے خلاف مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ ایک مشہور اخبار نے ایک لمبا مضمون شائع کیا۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ ہمیں اپنا مذہب نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ اگرچہ ہمیں اپنے اعتقادات کی سمجھ نہ بھی آئے۔ یہاں ایک قسم کے موحد عیسائی بھی ہیں۔ جن کا دوسروں سے اختلاف ہے۔ اور وہ آپس میں لڑتے رہتے ہیں۔ ادھر ہم بھی بفضلہ تعالیٰ ایسے مرعوب ہیں۔ کہ کئی عیسائیوں نے گھبرا کر اندھا دھند عیسائیت کے ماننے کی تلقین کرنا ضروری قرار دے لیا ہے۔

مجھے اخبارات کے ذریعہ لکھا ہے۔ کہ آپ کیوں عیسائیوں کو تبلیغ کرتے ہیں۔ صرف مسلمانوں میں کریں۔ آپ کو دوسرے مذاہب سے کیا واسطہ۔ مسیحی مشنریوں کو جو کثرت سے ہندوستان میں مسیحیت پھیلا رہے ہیں۔ اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ انکے بھائی بندوں کی طرف سے یہ نصیحت شائع ہو رہی ہے۔ باقی ہم تو مسلم ہیں۔ انی رسول اللہ الیکم جمیعاً کی منادی کرنا ہرگز نہیں چھوڑ سکتے۔ حجت اور دلائل سے عقائد باطلہ مٹا دینگے۔

درخواست دعا

احباب خصوصیت سے دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے مجھے توفیق دے۔ کہ تمام مسیحی تو ہمات اور اعتراضات کا جواب دے سکوں۔ پھر میرے علم میں ترقی دے۔ اور میرے قلم میں طاقت۔ کیونکہ سب توفیق اسی کے دربار سے نصیب ہوتی ہے۔ نیز میری صحت کیلئے دعا جاری رکھیں۔ آجکل نسبتاً طبیعت خراب رہتی ہے۔

تبلیغی مضمون

ایام زیر رپورٹ میں ایک مضمون ایک اخبار کو بھیجا گیا۔ جس میں ڈوئی کا ذکر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی ہے۔ اور پھر وہ دعا شائع کی ہے۔ جو ہر طالب حق کو چالیس روز تک کرنی چاہیئے۔ تا اللہ تعالیٰ خود اسکے دل کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر یقین دلا دے۔ اور حضور پر ایمان لانے کی توفیق بخشے۔

(خاکسار۔ ایم۔ این احمد)

پشاور کے روح فرسا حادثات

حال ہی میں پشاور میں جو خونچکان اور روح فرسا حادثات ہوئے ہیں۔ وہ ہر شخص کے نزدیک نہایت ہی افسوسناک اور رنج افزا ہیں۔ ان کی کسی قدر تفصیل ہمارے ایک نامہ نگار نے ہمکو ارسال کی ہے جس سے ظاہر ہے کہ عوام کے شور و شر کے مقابلہ میں اگر حکام جلد بازی سے کام نہ لیتے تو ایسے خطرناک نتائج رونما نہ ہوتے۔ اس کے ساتھ ہی ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جن لوگوں کی خاطر مسلمانان پشاور نے اپنے آپ کو آگ اور بارود کے حوالہ کیا۔ اور ان کی بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں۔ انہیں مسلمانان سرحد کے حقوق اور مطالبات سے کسی قسم کی ہمدردی نہ تھی۔ اور کھلے طور پر علاقہ سرحد کو ہندوستان کے دوسرے صوبوں کے مساوی حقوق ملنے کے وہ مخالف ہیں۔ مسلمانوں کو ایسے لوگوں کے متعلق مظاہرہ میں قطعاً شامل نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ کوئی تعجب نہیں۔ اگر انہی روح فرسا حادثات کو ان کے خلاف بطور دلیل استعمال کیا جائے۔ اور کہا جائے۔ کہ صوبہ سرحد کے لوگ چونکہ جلد مشتعل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے انہیں ہندوستان کے دوسرے صوبوں کی طرح سیاسی اور ملکی اختیارات نہیں ملنے چاہئیں۔ پس ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو اس وقت خاص احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

نامہ نگار مذکور لکھتے ہیں:۔

۲۳ اپریل کے واقعات

۲۳ اپریل ۸ بجے سے کانگریس اور خلافت کمیٹی کی طرف سے شہر میں ہڑتال کا اعلان ہوا۔ شراب خانوں و دیگر منشیات کے ٹھیکوں اور جگہ جگہ بازار پر رضا کاروں کے پہرے لگا دیئے گئے۔ عوام نے سول نافرمانی حکومت کے خلاف جلوس اور مظاہروں کی شکل میں شروع کی ہر طرف ہجوم اور جوش کا سمندر موجزن تھا پولیس اپنی پوری تعداد کے ساتھ شہر کے دروازوں اور تمام چوراہوں اور گذرگاہوں پر نہایت تیزی کے ساتھ تعینات کی گئی۔ اور چند لیڈروں کو گرفتار کرکے موٹروں میں لے جانے لگی۔ کہ ایک دم ہجوم نے موٹروں پر حملہ کرکے انکے ٹائر ٹیوب پھاڑ ڈالے کوتوالی قریب ہونے کی وجہ سے وہ موٹر سے اتر کر پیدل روانہ ہوئے۔ لوگوں نے کوتوالی پر حملہ بول دیا۔ اور کچھ پولیس والے زخمی کئے۔ صورت حالات بے قابو ہوتی دیکھکر پولیس نے فوراً ڈپٹی کمشنر اور چیف کمشنر کو بذریعہ فون اطلاع دی۔ چیف کمشنر صاحب نے فوج کو شہر پر قبضہ کرنیکا حکم دیا۔ اور ایک آن کی آن میں رجمنٹیں گئیں اور گورہ۔ گورکھا اور دیگر دیسی پلٹنوں نے شہر کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ عوام کے جوش نے بدستور فوج کا مقابلہ کیا۔ پتھر اور اینٹوں وغیرہ سے مسلح اور دیگر موٹروں کے راستہ میں رکاوٹیں حائل کیں۔ ڈپٹی کمشنر اور دو پولیس افسروں کو زخمی کیا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے فوجوں کو گولی چلانے کا حکم دیا۔ اور ایک دم گوروں کی مشین گن نے آگے بڑھ کر فائر شروع کیا۔ ہجوم نے اس پر دھاوا بول کر پٹرول سے آگ لگا دی۔ جو ڈرائیور گنر وغیرہ سمیت جلکر ڈھیر ہو گئی۔ پھر اور مشین گنوں کو فائر کا حکم ملا۔ جنہوں نے گولیوں کے بوچھاڑ سے لوگوں کو بھون دیا۔ ہجوم میں سے کئی نے فوج اور پولیس سے بندوقیں چھین کر نیز اپنے معمولی اسلحہ سے مقابلہ کیا۔ کئی انگریز سپاہی اور افسر مارے گئے۔ اور زخمی ہوئے۔ جن کی تعداد چار یا پانچ سے زیادہ نہیں۔ البتہ پبلک کا زیادہ نقصان جان ہوا۔ لوگوں نے اپنے زخمی اور مردے اٹھا کر جلوس کی شکل میں شہر کے اندر گشت لگانا شروع کیا۔ حکام کی طرف سے مارشل لاء کا حکم نافذ کیا گیا۔ کئی گرفتاریاں ہوئیں۔ جلوس اور مظاہروں۔ تقریروں۔ جلسوں وغیرہ کی سخت ممانعت صادر ہوئی۔ تمام گلی کوچوں۔ بازاروں۔ دروازوں اور گذرگاہوں کی ناکہ بندی کی گئی۔ مسلح فوجوں نے ہر طرف اپنی طاقت کا اظہار شروع کیا۔ دیہات اور مضافات سے یورش کرنے والوں کے مقابلہ کے لئے فوجیں بھیج دی گئیں۔ علاقہ کے خوانین اور امراء کو الارم کیا گیا۔ کئی گرفتار کئے گئے۔ اور کئی سرکاری خدمات کی بجا آوری میں سرگرم ہو گئے۔ تقریباً تین چار گھنٹہ یعنی ڈیڑھ بجے تک لوگ اپنے زخمیوں اور مردوں کے سنبھالنے میں مصروف رہے۔ پھر جمع ہو کر مارشل لاء کے خلاف مظاہرہ کرنے لگے۔ جس پر مشین گنوں نے پھر اپنا کام شروع کیا۔ اور چند منٹ میں بہت سے لوگ زخمی ہوئے اور کئی مر کٹ گئے۔ جن میں سے اکثر سکول کے طالبعلم۔ جوان۔ بچے۔ بوڑھے سب شامل تھے۔ علاوہ ان کے کئی دیگر مقامات کے آمدہ مسافر۔ راہگذر یا دیگر تماشبین بھی گولی کا نشانہ بنے۔ عوام میں عجیب کھلبلی مچ گئی۔ ہر طرف آہ و بکا اور چیخ و پکار ہو رہی ہے۔ مرد چلا رہے ہیں۔ عورتیں پیٹ رہی ہیں۔ بچے رو رہے ہیں۔ شہری پولیس میں بے چینی کے آثار نمودار ہوئے۔ بعض نے علانیہ کہدیا۔ کہ گولی چلانے میں بہت جلدی کی گئی۔ ایک پلٹن نے باوجود حکم ملنے کے لوگوں پر گولی چلانے سے اجتناب کیا۔ کئی فوجیں پشاور شہر اور قرب و جوار میں گشت کرنے لگیں۔ کئی پلٹنیں دیگر چھاؤنیوں سے پشاور میں لائی گئی ہیں۔

۲۴ اپریل کے واقعات

۲۳ اپریل کا دن اور ۲۴ کی رات فوج مسلح موٹروں اور ہوائی جہازوں کا زبردست نظام شہر کے اندرونی اور بیرونی محاذ پر قائم رہا۔ ۲۴ کی شام کو ایک دم تمام فوجی تسلط ہٹا لیا گیا۔ حتیٰ کہ پولیس والے بھی اپنی چوکیوں میں چلے گئے۔ کانگریس اور خلافت کے رضا کاروں نے انکی جگہ لے لی۔ اور اپنے سابقہ مقامات شراب خانوں وغیرہ کے علاوہ ٹریفک پر اپنے سنتری قائم کئے۔

۲۵ اپریل کے واقعات

۲۵ اپریل جمعہ کے دن مسجد مہابت خان میں ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا جس میں نہائت اشتعال انگیز تقریریں ہوئیں۔ اپنے پروگرام پر مستقل رہنے مقتولین اور زخمیوں کے خونیں حالات نہایت دردناک پیرایہ میں پیش کئے گئے۔ شرابخانوں وغیرہ پر رضا کاروں کے پہرے لگائے گئے۔ گورنمنٹ نے اپنی سکیم بدل کر شہر سے اپنا فوجی قبضہ ہٹا لیا۔

۲۶ اپریل کے واقعات

عوام میں سخت پریشانی ہے۔ مال و اسباب اور بال بچوں کو شہر سے نکال رہے ہیں۔ ۲۶ اپریل کی رات اور دن بکثرت گاڑیاں اور لاریاں اثاث البیت اور بال بچوں سے لدی ہوئی چاروں طرف نکل رہی ہیں۔

آج پھر کچھ پولیس اور مسلح موٹروں کی شہر میں گشت ہو رہی ہے۔ صورت حالات نازک ہیں۔ قبائل کی طرف سے بھی خوف دامنگیر ہے۔ اور پبلک کے اندر بھی کوئی ضبط اور انتظام نہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے بھی غیظ و غضب کا اظہار ہو رہا ہے۔ خداوند تعالیٰ ہی کی طرف سے کچھ غیب کا سامان پیدا ہو کر مخلوق کے بچاؤ اور امن کی صورت قائم ہو تو ہو۔ شہر میں لگاتار ہڑتال ہے۔ کاروبار سکول و کالج بند ہیں۔ گورنمنٹ اور پبلک دونوں افراط و تفریط میں پڑے ہوئے ہیں۔ ایک بہت بڑے عذاب کی صورت ہے۔ خدا جسے چاہتا ہے۔ اس میں مبتلا کر دیتا ہے۔

ہمدردی

ہمیں مقتولین اور مجروحین کے ورثاء کے ساتھ پوری ہمدردی ہے۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خداوند تعالیٰ باقی مخلوق کو اس قہر و غضب سے بچائے۔ اور مقتولین کے پسماندگان کو صبر دے۔ اور ان کو صحیح دستور العمل پر قائم رہنے کی سمجھ اور توفیق عطا کرے۔ ۳۳

جدید انگلش ٹیچر کو دیکھکر

"فضّلنا بعضھم علٰی بعض" یاد آگیا

ماسٹر مسیح الدین صاحب سکول پورہ کان پور فرماتے ہیں:-

"آج تک میری نظر میں دو کتابیں لڑکوں کی شیع ہدایت کے لئے درجہ اولیٰ رکھتی تھیں۔ لیکن جدید انگلش ٹیچر کو دیکھکر خدا کا کلام فضّلنا بعضھم علٰی بعض یاد آگیا۔ درحقیقت یہ کتاب بھی اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ ایک اور جلد ارسال فرمائیے"

قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک جو اس لحاظ سے کچھ بھی نہیں۔ کہ کم فرصت اور کم ذہن اصحاب بھی اس کتاب کے ذریعہ گرامر گفتگو ترجمہ اور خط و کتابت بہت جلد اور خوب اچھی طرح سیکھ جاتے ہیں اگر یہ دعویٰ غلط ہو۔ تو کل قیمت واپس۔

قمر برادرز الف شملہ

ہماری مسعود گھڑیاں

(ہر لحاظ سے عمدہ ہیں)

ہر ایک گھڑی بجید مضبوط تجربہ شدہ ہے

نیو گھڑیاں بخت جول سہے شیشے

عنقریب ہم بتائینگے کہ قادیان اور دوسرے مقامات میں کن کن بزرگوں اور دوستوں کی خدمت ہماری رجسٹرڈ گھڑیاں انجام دے رہی ہیں۔ ہر چند ہمیں اطمینان ہے تاہم اپنی گھڑیوں کی کامل حفاظت کریں اور ضرورت کے وقت بذریعہ جوابی کارڈ ہم سے مشورہ لیا کریں۔

نمبر	صحیح تشبیہ اور قیمت مقابلتاً قریباً نصف	نکل کیس	چاندی کیس	اصلی رولڈ گولڈ
۱	دستی بڑا سائز ویسٹ اینڈ کوئن کیموفی	لعہ	-	للعہ
۲	؍؍ چھوٹا سائز ؍؍ سلیبدار ؍؍	ملعہ و لعہ	۱۳ عہ	۱۵ عہ
۳	؍؍ زیادہ چھوٹا سائز ؍؍ کیپ پیک ؍؍	؍؍	؍؍	؍؍
۴	جیبی ۱۶ سائز ؍؍ میچیس A-1 ؍؍	؍؍	؍؍	؍؍

۵ اوپر کی ہر ایک گھڑی کی ہمشکل مگر جنیوا چال قیمت جیبی سے کلائی کی پر ریڈیم کا عہ زیادہ ہے۔

۶ ٹائم پیس جرمنی ریپیٹر الارم ے ریڈیم مع ریڈیم مغر ٹیڈ بل الارم للعہ بی سادہ ہیر

۷ سونے کی یا ویسٹ اینڈ کی گھڑیاں امریکن کلاک ٹائم پیس وغیرہ کا نرخ علیحدہ معلوم کریں۔

المشتہر:- حافظ سخاوت علی پروپرائٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور (یو۔پی)

پیام صحت (رجسٹرڈ)

(مشتمل بر دو جلد)

طب ہومیوپیتھی کی جامع و لاجواب تصنیف باتصویر بڑی تقطیع ضخامت ۷۰۰ صفحات:۔ **جلد اول** } دربارہ تشریح جسم انسانی و افعال الاعضاء حفظان صحت۔ فلسفہ طب ہومیوپیتھی۔ طریق تشخیص امراض طریق دوا اور خواص الادویہ۔ قیمت آٹھ روپیہ:۔

جلد دوم } دربارہ علم العلاج۔ علامات و اسباب مرض تشریح العلاج دایہ گری و طبی لغات۔ قیمت بارہ روپیہ:۔

رعایت:۔ ہر دو کے خریدار سے صرف اٹھارہ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:- **ہومیوپیتھک میڈیکل ہال چھاؤنی فیروزپور۔**

تبت۔ یارقند۔ چینی۔ ترکستان۔ کشمیر کا ہر قسم کا مال

از قسم قالین۔ نمدہ۔ فرجا نماز۔ یارقندی کھدر۔ یارقندی رومال۔ کستوری۔ جدوار۔ ممیرہ۔ زہر مہرہ۔ فیروزہ۔ زعفران۔ زیرہ۔ سرت سلاجیت۔ کشمیری ساڑھیاں۔ کشمیری پٹی۔ رفل۔ لوئیاں۔ دھستے کا طرار پڑے وغیرہ وغیرہ کے متعلق اس پتہ سے خط و کتابت کریں۔

محمد یوسف بی اے (علیگ) سرائے صفا کدل سرینگر کشمیر

ضرورت ہے

ایسے امید واران کی جو گورنمنٹ ریلوے و محکمہ نہر وغیرہ میں ملازمت کرنیکے خواہشمند ہوں مفصل حالات ۲ر کا ٹکٹ بھیج کر معلوم کریں:۔

امپیریل ٹیلیگراف کالج نئی سڑک دہلی

تپ دق و ذیابیطس کا سنیاسی علاج

تپ دق:۔ یہ ہلاک اور تباہ کن مرض جس گھر میں اپنا قدم جماتا ہے نہ صرف مریض ہی کو ہلاکت تک پہنچاتا ہے۔ بلکہ اس گھرانے کے باقیماندہ اراکین بھی اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ہم نے بڑی لمبی تجربہ کی عمر کے بعد اسکا مجرب تیر بہدف سنیاسی نسخہ نکالا ہے۔ جو دم مسیحائی رکھتا ہے یعنی تین روز دوائی استعمال کرنیکے بعد کھانسی کو آرام ہو جاتا ہے۔ ایک ہفتہ تک بخار سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت پانچ روپیہ (صہ)

ذیابیطس:۔ پیشاب بار بار بکثرت اور پیاس بہت لگنا جسم کی تمام چربی خارج ہو جانا مریض کو چند ہی دنوں میں زندگی سے مایوس کر دیتا ہے ہماری دوائی صدہا مریضوں پر آزمودہ ہے۔ ایک ہفتہ میں انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت پانچ روپیہ (صہ) ملنے کا پتہ:-

فاروقی سنیاسی احمدی شہر سیالکوٹ۔ (پنجاب)

ڈاکٹر

محمد عبد الرحمٰن صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے **کنگ آف ٹانکس** کے اجزا کو دیکھا ہے۔ جو کہ قیمتی اور بہترین ادویہ کا بنایا ہوا گولیوں کی صورت میں مفید مرکب ہے کنگ آف ٹانکس اعصابی کمزوری کے مریضوں کو استعمال کرانے سے مفید پایا ہے۔

قیمت ۶۰ گولی عہ ۔ ۳۰ گولی للعہ روپے معہ محصولڈاک۔

تیار کردہ **فیض عام میڈیکل ہال قادیان**

کمزوری اور ناتوانی کا فوراً علاج کرو

مفرح یاقوتی

یاقوت۔ مشک۔ مرجان۔ مروارید۔ جدوار۔ عنبر۔ زعفران وغیرہ قیمتی ادویات اور جواہرات سے مرکب

ہر کمزور اور ناتوان مرد و عورت اور بچہ کے لئے اکسیر زندگی ہے۔ مفرح یاقوتی دنیا میں ایک ہی مقوی اعضاء رئیسہ اور حرارت غریزی پیدا کرنیوالی اکسیر اور لاثانی دوا ہے کمزوری کی ہر قسم کی امراض کو رفع کرنیوالی اور جسم میں نئے امراض کی پیدائش کو روکنے والی اور صحت کو قائم رکھنے والی نایاب چیز ہے۔ جملہ دماغی و جسمانی و اعصابی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے شافی طور پر کام دیتی ہے۔ تمام دماغی کام کرنے والوں کے لئے ایک عدیم المثال نعم البدل بے نظیر تحفہ ہے۔ حمل کے ایام میں حفاظت حمل اور وضع حمل کے بعد زچہ اور بچہ کی حفاظت و تندرستی کے لئے ضامن صحت ہے:۔

المشتہر

مرہم عیسیٰ موجد مفرح یاقوتی بیرون دہلی دروازہ لاہور

ہندوستان کی خبریں

——— لاہور ۳۰ راپریل۔ آج رات کے ۱۰ بجے کے قریب ڈاکٹر ستیہ پال اور ڈاکٹر محمد عالم صاحب کی گرفتاری عمل میں لائی گئی۔ دونوں اصحاب کے نام وارنٹ دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند کے ہوئے تھے ؛

——— جالندھر ۳۰ راپریل۔ آج شام ظفر علی خان کرتارپور سے واپس آرہا تھا۔ کہ پولیس نے گرفتار کر لیا۔ اور بندوقوں اور سنگینوں سے مسلح سپاہیوں کی حراست میں ایک لاری میں سوار کرا کر فی الفور لاہور بھیج دیا۔ گرفتاری زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) عمل میں آئی ہے ؛

——— کلکتہ ۳۰ راپریل۔ صبح ۷½ بجے توپخانہ بارک پور کے دروازہ کے تین گورے پہرہ دار سپاہیوں پر حملہ کیا گیا۔ ایک موٹر دروازہ کے قریب پہونچی۔ اس پر جو لوگ سوار تھے۔ انہوں نے ریوالوروں سے چار فائر کئے۔ پہرہ داروں نے ترکی بہ ترکی جواب دیا گورے سپاہی خفیف زخمی ہوئے۔ حملہ آور بچ کر بھاگ گئے ؛

——— دہلی ۳۰ راپریل۔ گاندھی جی کے فرزند مسٹر دیوی داس گاندھی کے مقدمہ زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ اور انہیں ایک سال قید با مشقت کی سزا دی گئی ؛

——— کلکتہ ۳۰ راپریل۔ پٹنا کے ایک پیغام سے پایا جاتا ہے۔ کہ جہاز "کانڈر" جو جاگر ناتھ گنج سے گولنڈو کو ڈاک لے جا رہا تھا۔ گذشتہ شام سخت طوفان کی وجہ سے غرق ہو گیا۔ جہاز میں تین سو مسافر سوار تھے۔ جن میں سے صرف بیس مسافروں کو بچا لیئے جانے کی اطلاع ملی ہے۔

——— بمبئی ۳۰ راپریل۔ حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ محصول نمک کی منسوخی کے متعلق جو افواہیں اڑ رہی ہیں۔ ان سے متاثر ہو کر بعض سوداگروں نے یا تو آرڈر منسوخ کر دیئے ہیں۔ یا صرف قلیل مقدار کا آرڈر دیا ہے۔ حکومت محصول نمک کو منسوخ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ اس لئے سوداگروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ برسات سے پیشتر کافی نمک خرید لیں۔

——— بلی موریا ۲۹ راپریل۔ پریس ایکٹ کے نفاذ کے سلسلہ میں گاندھی جی نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں اخبار والوں اور مطبع والوں کو پر زور الفاظ میں ہدایت کرونگا۔ کہ وہ ضمانتیں دینے سے انکار کر دیں۔ اگر انہیں ضمانتیں مہیا کرنے پر مجبور کیا جائے تو اخباروں کی اشاعت بند کر دیں۔ یا حکام کو چیلنج دیں۔ کہ جو کچھ وہ کرنا چاہتے ہیں۔ کر لیں ؛

——— پشاور ۲۸ راپریل۔ رات کے ۸½ بجے کریم پورہ بازار میں بم پھٹنے سے ایک نوجوان سکھ ہلاک ہو گیا۔ درہ خیبر کے پولیٹیکل ایجنٹ نے نوٹس جاری کیا ہے۔ کہ ۲۷ راپریل سے درہ خیبر بالکل بند کیا جاتا ہے۔ اب کوئی سیاح یا وزیٹر درہ خیبر دیکھ نہیں سکتا

——— جدید دہلی ۲۹ راپریل۔ آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جدید پریس ایکٹ کے ماتحت ہندوستان ٹائمز روزنامہ "تیج" اور "ارجن" سے پانچ پانچ ہزار روپیہ اور ہفتہ وار "ریاست" اور "ملت" سے چار چار ہزار روپیہ کی ضمانت داخل کرنے کا مطالبہ کیا۔ اخبار نویسوں نے ایک جلسہ میں فیصلہ کیا۔ کہ کوئی ضمانت نہ داخل کی جائے۔ اور اخبارات بند کر دیئے جائیں۔ نیز باہر کا بھی کوئی اخبار نہ خریدا جائے۔

——— سرینگر ۲۷ راپریل۔ کل تمام دن لگاتار بارش ہوتی رہی۔ تمام سڑکیں خراب ہو گئیں۔ بانہال روڈ پر مزید برف پڑ گئی ہے۔ کئی مکان گر پڑے۔ فصل وغیرہ تباہ ہو گئی ہے۔ ایک موٹر سواریوں سمیت دریا میں جا پڑی۔ اور فوراً غائب ہو گئی۔ ابھی تک موٹر یا سواریوں کا کوئی پتہ نہیں لگا ؛

——— جموں ۳۰ راپریل۔ ریاست کشمیر نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ تمام ریاستی حکام کو آئندہ ریاست میں تیار شدہ اشیا کا استعمال کرنی چاہئیں ؛

——— لاہور یکم مئی۔ آج دفتر ویر بھارت میں اخبار نویسوں کا جلسہ منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر فیصلہ ہوا۔ کہ ہم سب اقرار کرتے ہیں کہ ضمانت طلب کئے جانے کی حالت میں ہم ضمانت داخل نہیں کرینگے۔ نیز فیصلہ ہوا۔ کہ جمعہ کی صبح اخبارات شایع کئے جائینگے لیکن بعد میں سارا دن کوئی ضمیمہ شایع نہیں کیا جائے گا۔ شنبہ کی صبح اخبارات شایع نہیں کئے جائینگے۔ لیکن بارہ بجے دوپہر کے بعد ضمیمے شایع ہو سکتے ہیں ؛

——— کلکتہ ۳۰ راپریل۔ قانون مطابع کے ماتحت ایڈوانس کو ۵ ہزار، جگ برتا کو ۲½ ہزار، سرسوتی پریس اور سوا دھنتا کو ۵ ہزار روپیہ، انڈین ڈیلی نیوز پریس ۵ ہزار اور بنگا بانی کو ۵ ہزار روپیہ ضمانت داخل کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ لبرٹی انند بازار پتر کا اور دیگر اخبارات سے بھی پانچ پانچ ہزار کی ضمانت لی گئی ہے۔ تمام اخبارات احتجاج کے طور پر بند کر دیئے گئے ہیں۔

——— شملہ یکم مئی۔ گورنر جنرل نے ایک اور آرڈی نینس کا اعلان کیا ہے جس سے مقدمہ سازش لاہور کی ابتدائی سماعت بند کر دی گئی ہے۔ اور چیف جسٹس پنجاب کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایک عدالت خاص مقرر کریں۔ جو تین ججوں پر مشتمل ہو۔

——— سورت یکم مئی۔ ایک دخانی کشتی جس میں ۲۰ مسافر سوار تھے۔ منتواد سے سورت کو واپس آرہی تھی۔ کہ وہ طوفان باد و باراں کی وجہ سے الٹ کر غرق ہو گئی۔ چند ماہی گیروں نے ۱۷ مسافروں کو بچا لیا۔ لیکن تین عورتیں غرق ہو گئیں ؛

ممالک غیر کی خبریں!

——— شنگھائی ۲۸ راپریل۔ مشین گنوں اور بندوقوں سے مسلح ہو کر ڈاکوؤں نے کنگسو جن، شمالی کنگسو پر حملہ کیا۔ اور ایک ہزار شہریوں اور سرکاری افسروں کو قتل کر دیا۔ اور ہر ایک مکان کو نذر آتش کر دیا۔ ڈاکوؤں نے مقام سیٹاؤ چین پر قبضہ کر لیا۔ جو ہانکو سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور دو کیتھولک پادریوں کو گرفتار کر لیا۔

——— لنڈن ۲۹ راپریل۔ دارالعوام میں وزیر ہند نے چٹاگانگ کراچی اور پشاور کے واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ چٹاگانگ میں پشاور کی شورش پسند جماعت کی بدولت فساد ہوا تھا۔ اور قانون مطابع کی تجدید کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ وائسرائے نے اپنے بیان میں اس کے تمام وجوہ بتا دیئے ہیں۔ میں سوال کا زیادہ جواب نہیں دے سکتا۔ کیونکہ حکومت برطانیہ و حکومت ہند قانون مذکور پر غور کر رہی ہے۔ مسٹر بین نے نائب وزیر ہند کی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ کہ جدید قانون مطابع کو حکومت برطانیہ کے اعلان کی حیثیت سے شایع کیا جائے ؛

——— لنڈن ۲۹ راپریل۔ "ڈیلی ہیرلڈ" اپنے مقالہ افتتاحیہ میں رقمطراز ہے۔ کہ حکومت ہند آہستہ آہستہ تشدد کے آسان اور رسمی راستہ پر جو تقریباً ہمیشہ تباہ کن ہوتا ہے۔ گامزن ہے۔ ہر ایک سلطنت کی تاریخ اس قسم کی دردناک انتباہات سے پُر ہے۔ کہ اس قسم کے حالات میں تشدد کی پالیسی کوئی مؤثر علاج نہیں ہوئی۔ اس کا صرف ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ وہ مواعید بلا مزید توقف پورے کر دیئے جائیں۔ جو ملک کے ساتھ کئے گئے ہیں۔

——— کین بیرا ۲۸ راپریل۔ انگلستان اور آسٹریلیا کے درمیان سلسلہ ٹیلیفون کا سرکاری طور پر افتتاح ہو گیا ہے۔

——— تیردل (رتناسی) ۲۸ راپریل۔ عوام کا ایک مجمع ہوائی سرکس دیکھنے میں مشغول تھا۔ کہ ایک طیارہ نیچے آگرا جس کی وجہ سے سات تماشائی ہلاک اور بیس مجروح ہوئے۔

——— پیرس ۲۸ راپریل۔ سین کے مقام پر ایک شخص کو جس پر اپنی بیوی کو قتل کرنے کا الزام تھا۔ جیوری نے رہا کر دیا۔ ملزم نے اپنی بیوی کی عصمت پر شبہ کر کے اس پر تین گولیاں چلا کر اسے ہلاک کر دیا تھا ؛

——— چارلسٹن ۳۰ راپریل۔ ریاست ہائے متحدہ کی حکومت نے اس برطانوی جہاز کے چار ملاحوں کو جو امریکہ میں شراب کی بہت بڑی مقدار لا رہے تھے۔ چھ چھ ماہ قید با مشقت کی سزا دی ہے نیز جہاز کو ریاست ہائے متحدہ کے حق میں ضبط کر لیا گیا ہے ؛

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شایع کیا)